عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد ۱۳ شمارہ ۳۲ تا ۳۶ تاریخ ۴ تا ۲۰ جنوری ۱۹۹۴ء

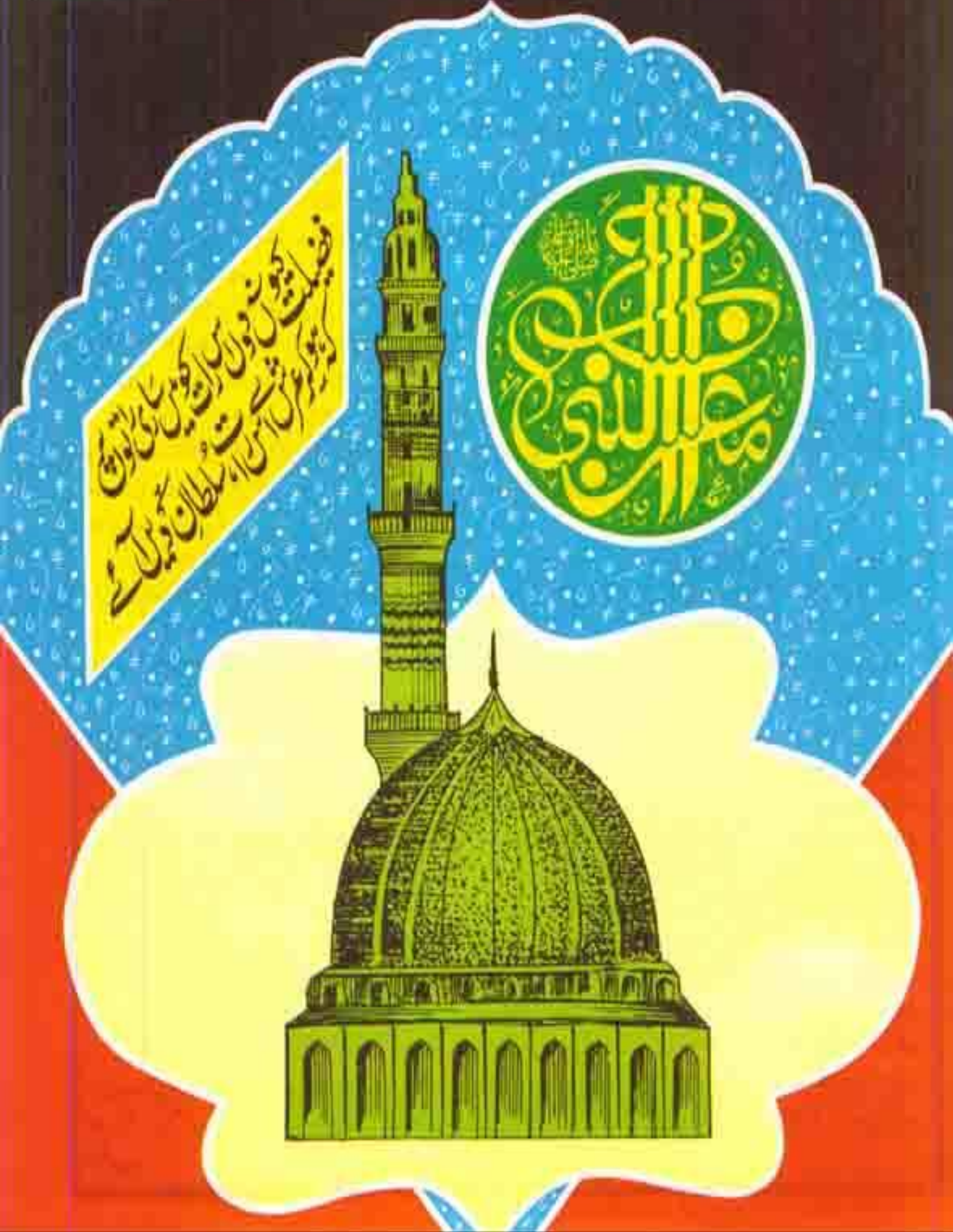

# پندرہ روزہ سالانہ رد قادیانیت تربیتی اجتماع ملتان

## اہمیت وافادیت' ضرورت وذمہ داری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ۱۹۴۹ء میں ہوا۔ ۱۹۵۴ء میں اس کا احیاء ثانی اور باقاعدہ انتخاب ہوا۔ اس زمانہ میں جہاں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' متکلم اسلام مولانا محمد علی جالندھری' مقرر شعلہ نوا مولانا عبدالرحمن میانوی' مقرر شیریں بیان مولانا محمد شریف بہاولپوری ایسے خطیب حضرات پر یہ کاروان مشتمل تھا۔ وہاں مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر' فاتح قادیان مولانا محمد حیات ایسے مناظرین بھی اس قافلہ میں شریک تھے۔

تب اس زمانہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک شعبہ مرکزی دارالمبلغین کا قائم کیا گیا۔ دارالمبلغین نے مبلغین دین و مناظرین اسلام کی ایک کھیپ تیار کی۔ جو اندرون و بیرون ملک عیسائیت و قادیانیت کے خلاف میدان مناظرہ کے شہسوار ثابت ہوئے۔ اس وقت ان مناظرین کی جو مرکز میں دارالمبلغین ختم نبوت سے تیار ہوئے ان کی فہرست پیش کرنا مطلوب نہیں۔ اس کا صرف ایک خاکہ پیش کرنا مقصود ہے۔ اس وقت عالمی مجلس کے جتنے مبلغین و مناظرین ہیں وہ سب اسی مرکزی دارالمبلغین کے فیض و تربیت یافتہ ہیں۔ مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد صاحب سکھروی تو اس وقت عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دیگر حضرات ہرچند کہ وہ عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ نہیں ہیں۔ دوسری جماعتوں یا اداروں میں کام کرتے ہیں مگر وہ اسی دارالمبلغین کے فیض یافتہ ہیں۔

جمعیت علماء اسلام میں مولانا محمد لقمان علی پوری' مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری' مولانا غلام محمد' تنظیم اہلسنت میں مولانا قائم الدین مرحوم' مولانا قاضی عبداللطیف اختر' جمعیت علماء پاکستان میں مولانا صاحبزادہ فیض الحسن تنویر فقیر والی مرحوم' مولانا محمد یوسف چشتی لائل پوری' جمعیت اہل حدیث میں مولانا جمیل احمد' مجلس علماء اہل سنت کے نائب صدر مولانا سید منظور احمد شاہ حجازی یہ حضرات اس دارالمبلغین ختم نبوت کے تربیت یافتہ ہیں۔

اس زمانہ میں مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر اور مولانا محمد حیات فاتح قادیان دارالمبلغین کے استاذ تھے۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے دورۂ تفسیر لاہور' شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کا دورۂ تفسیر خان پور' شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے دورۂ تفسیر راولپنڈی میں ہر سال مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر' فاتح قادیان محمد حیات صاحب' ان دورۂ تفسیر کے طلباء کو رد قادیانیت و رد عیسائیت پر تربیت دیتے تھے۔ یوں ہر سال ہزارہا علماء کرام کی ایک جماعت گھڑی آنکھوں میں آنکھیں ملا کر مناظرہ کی صلاحیت سے بہرہ ور ہو جاتی تھی۔

اس کے علاوہ ہر سال عالمی مجلس کے زیر اہتمام مختلف عالمی مجلس کے مقامی دفاتر میں سہ روزہ' دس روزہ' مہینہ بھر کی تربیتی علاقائی کلاسیں بھی لگتی تھیں' جس میں علاقے کے علماء و فضلاء تربیت حاصل کرتے تھے۔ بیرونی ممالک میں مثلاً ہندوستان میں مولانا محمد یوسف امروہوی' مولانا محمد عمر' جزائر فجی آئی لینڈ میں مولانا عبدالمجید' انگلستان میں مولانا سید محمد طارق' عرب امارات میں مولانا محمد ہارون' بنگلہ دیش' امریکہ' افریقہ میں بھی عالمی مجلس کے مرکز میں دارالمبلغین کے فضلاء دین اسلام کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ خود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلستان کے مناظرین و مبلغین مولانا منظور احمد الحسینی' الحاج عبدالرحمن یعقوب باوا بھی اسی دارالمبلغین کے فیض نظر سے مستفیض ہوئے۔ جامعۃ الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شعبہ افتاء میں مولانا مفتی محمد سعید الرحمن اور اسی طرح پورے ملک میں ہزارہا علماء و مدرسین نے مرکزی دارالمبلغین کے چشمہ فیض سے اکتساب کیا۔ سالہا سال تک حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر دامت برکاتہم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی میں سالانہ کلاس پڑھاتے رہے۔ بلا مبالغہ اس وقت پوری دنیا میں رد قادیانیت کے میدان میں کام کرنے والے تمام علماء و فضلاء بالواسطہ یا بلاواسطہ اس دارالمبلغین کے نظر کرم کے شناور ہیں (سوائے ایک دو سال کے عارضی انقطاع کے) ہر سال ملتان دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ (بکر منڈی) میں سالانہ رد قادیانیت کورس کرایا جاتا ہے' جس میں عالمی مجلس کے نائب امیر اول محقق و مفکر اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا محمد امین اوکاڑوی' مولانا بشیر احمد الحسینی' مولانا عبداللطیف مسعود' الحاج اشتیاق احمد' شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد صاحب ملتان والے اسباق پڑھاتے ہیں۔ اس سال عالمی مجلس کے مبلغین حضرات میں ایک فیصلہ کے مطابق دینی مدارس میں یک روزہ تربیتی اجتماعات کا اہتمام کیا گیا۔ بیسیوں دینی مدارس میں شریک علماء و طلباء نے ان سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا۔ اسی طرح کے تربیتی اجتماعات کا بنگلہ دیش و انگلستان میں بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ بنگلہ دیش کے ان تربیتی اجتماعات میں حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ نے بھی شرکت سے حاضرین کو ممنون احسان فرمایا۔ اس ساری تفصیل کے ضمن میں یہ باور کرانا مقصود تھا کہ قادیانیت کے خلاف اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے مقدس مشن میں حصہ ڈالنے کے خواہش مند اہل علم حضرات کے لئے ضروری ہے کہ وہ سالانہ رد قادیانیت کورس کی غیر معمولی اہمیت کی طرف توجہ مبذول فرمائیں۔

امسال یہ رد قادیانیت کورس حسب سابق مرکزی دفتر ملتان میں ۱۷ شعبان سے ۳۰ شعبان تک منعقد ہو رہا ہے۔ مناظرین اسلام' اسکالرز حضرات کلاسیں پڑھائیں گے۔ فضلاء مدارس عربیہ و منتہیان کرام' اسکولز' کالجز' یونیورسٹیز کے طلباء کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ دینی مدارس کے شیوخ حدیث حضرات اپنے منتخب شاگردوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ رہائش' خوراک' کتب تعلیم' مناظرہ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ شریک کورس کو دیا جائے گا (البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں) اس پندرہ روزہ سالانہ کورس کی اہمیت و افادیت اظہر من الشمس ہے۔ جماعت کے تمام رفقاء اسے کامیاب بنانے کے لئے محنت فرمائیں۔ حق تعالیٰ شانہ توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین بحرمت النبی الامی الکریم۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
کراچی
# ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

# KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۳۲ ● بتاریخ ۲۷ رجب المرجب تا ۴ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۱۴ جنوری تا ۲۰ جنوری ۱۹۹۴ء

## اِس شمارے میں


۱۔ تکمیل نبوت ہو بھی چکی (نظم) ۔۔۔۔۔ ۴
۲۔ محکمہ ریلوے لٹ گیا، لٹیرے کون؟ (اداریہ) ۔۔۔۔۔ ۵
۳۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔ ۷
۴۔ مکہ مشرفہ کا جاہ و جلال ۔۔۔۔۔ ۱۰
۵۔ مسجد اقصیٰ، مسلمانوں کا قبلہ اول ۔۔۔۔۔ ۱۱
۶۔ بزم ختم نبوت ۔۔۔۔۔ ۱۳
۷۔ تکمیر کا کامیاب نسخہ (طب و صحت) ۔۔۔۔۔ ۱۵
۸۔ باران رحمت کے لئے نماز استسقاء کی ضرورت ۔۔۔۔۔ ۱۶
۹۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئی جو جھوٹی نکلی ۔۔۔۔۔ ۱۷
۱۰۔ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ (آخری قسط) ۔۔۔۔۔ ۱۸
۱۱۔ اسلام اور قادیانیت ۔۔۔۔۔ ۲۰
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۳۔ زبان پر اللہ کی توحید کا اقرار مگر....! ۔۔۔۔۔ ۲۴


**سرپرست**
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

**مدیر اعلیٰ**
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

**مدیر مسئول**
عبدالرحمن باوا

**مجلس ادارت**
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

**مرتب**
حافظ محمد حنیف ندیم

**سرکولیشن منیجر**
محمد انور رانا

**قانونی مشیر**
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

**ترئین**
خوشی محمد انصاری

**رابطہ دفتر**
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

**مرکزی دفتر**
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

**اندرون ملک چندہ**
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

**بیرون ملک چندہ**
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۱۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، امارات، انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بوری بازار برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۴۳ پریڈی لائن کراچی

# تکمیل نبوت ہو بھی چکی' اجرائے نبوت کیا معنی؟

حافظ محمد ظہور الحق ظہور

اللہ کی رسی کو تھامیں' توحید کے دامن میں آئیں
الحاد کی بپھری موجوں میں' بے دینی کے طوفانوں میں
دنیائے جہالت میں اکثر ابلیس کا جادو چلتا ہے
جو وہم کی وادی میں بھٹکیں' جو شرک کے کانٹوں میں الجھیں
مغضوب ہیں وہ' مقہور ہیں وہ' رحمت سے خدا کی دور ہیں وہ
جو قصر نبوت کو ڈھادیں' جو ختم نبوت کو توڑیں
تکمیل نبوت ہو بھی چکی' اجرائے نبوت کیا معنی؟
ناموس محمدؐ کی ہم پر ہر حال حفاظت لازم ہے
طاغوت کو ہم مفلوج کریں اور آگ بجھائیں فتنوں کی
اسلام کا پرچم لہرائیں' ایمان کے جوہر دکھلائیں
اس قوم کی ہچکولے کھاتی کشتی کو کنارے لے جائیں
ہم مل کے کتاب و سنت کے انوار جہاں میں پھیلائیں
ہر کام میں وہ ناکام رہیں' ہر گام پہ ٹھوکر کھا جائیں
معراج کو جو افسانہ کہیں' اور وحی خدا کو جھٹلائیں
وہ دولت ایماں کے رہزن کس منہ سے مسلماں کہلائیں
جب مہر منور تاباں ہو ہم رات کا دھوکہ کیوں کھائیں
اور شان صحابہؓ کی خاطر سو جان سے قرباں ہوجائیں
باطل کے سفینے دیکھیں تو' طوفان ہلاکت بن جائیں
ہے کون ظہور! اللہ کے سوا مشکل میں جو اپنے کام آئیں
جب اس کی عنایت ہوجائے' ساحل پہ سفینے لگ جائیں

# محکمہ ریلوے لٹ گیا' لٹیرے کون؟

حکومت ایک عرصے سے یہ رونا رو رہی ہے کہ ریلوے کا محکمہ سخت خسارے میں چل رہا ہے۔ نواز حکومت نے ریلوے کو خسارے سے نکالنے کے لئے چند سیکشنوں کو نجی تحویل میں دیا لیکن ڈھاک کے وہی تین پات' چوتھے کی آس نہیں۔ یہ خسارہ پورا نہ ہو سکا بلکہ جن سیکشنوں کو نجی تحویل میں دیا گیا تھا' وہاں ریکارڈ خسارہ ہوا اور جن لوگوں کو یہ سیکشن دیئے گئے تھے' انہوں نے وہ لوٹ مار مچائی کہ الامان والحفیظ۔ کہتے ہیں کہ ان کے ذمہ کروڑوں روپے واجب الادا ہیں۔

عموماً" ریلوے سے سفر کرنے کی وجہ سے' ریلوے کے عملے کی کارگزاری ہمارے مشاہدے میں آتی رہتی ہے۔ ریلوے کا عملہ جو کسی بھی گاڑی کے ساتھ متعین ہوتا ہے' وہ ایسے افراد سے جو جلدی میں بغیر ٹکٹ سوار ہو جاتے ہیں' ان سے ٹکٹ سے کم رقم وصول کر کے اپنی جیب گرم کر لیتا ہے اور جب اس مسافر کی منزل قریب آتی ہے تو وہ ایک اسٹیشن پہلے گاڑی رکنے پر وہاں سے ٹکٹ خرید کر دے دیتا ہے۔ اگر ٹکٹ نہ دے تو یہ کہہ کر گیٹ سے نکلوا دیتا ہے کہ یہ اپنا آدمی ہے' اسے جانے دیں۔ گاڑی کے ساتھ پولیس بھی ہوتی ہے' وہ اپنے الگ ہاتھ دکھاتی ہے۔ مین لائنوں پر کم اور برانچ لائنوں پر لوٹ مار کا بازار پورے عروج پر ہے۔

برانچ لائنوں پر یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ گاڑی فراٹے بھرتے ہوئے جا رہی ہے' کسی ایک یا چند افراد نے بغیر اسٹیشن کپڑا ہلا دیا یا ہاتھ سے رکنے کا اشارہ دیا تو ڈرائیور فوراً" گاڑی روک لیتا ہے' ان سے ٹکٹ کی رقم تو وصول کی جاتی ہے لیکن ٹکٹ نہیں دیا جاتا اور ان مسافروں سے حاصل شدہ رقم آپس میں تقسیم کر لی جاتی ہے۔ یہ رقم صرف گاڑی کے عملے تک محدود نہیں رہتی' بلکہ اعلیٰ افسران تک پہنچتی ہے۔ گاڑیوں کے ساتھ جانے والے عملہ میں اعلیٰ افسران کا وہی زیادہ مقرب اور وفادار ہوتا ہے' جو انہیں زیادہ سے زیادہ رقم حاصل کر کے دے۔

ایک مسئلہ ریلوے ٹائم ٹیبل کا بھی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ریلوے کے اعلیٰ افسران جب ریلوے کے ٹائم ترتیب دیتے ہیں تو ٹرانسپورٹرز حضرات کی ملی بھگت سے ترتیب دیتے ہیں اور ہمیشہ طور پر اس کے عوض خاصی ماہانہ رقم وصول کرتے ہیں' نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بسیں' کوچیں اور ویگنیں بھر بھر کر اپنے اڈوں سے نکلتی ہیں' جبکہ ریلیں خالی چلتی ہیں۔ بڑے بڑے اسٹیشن جہاں ریزرویشن کا انتظام ہے ٹکٹ لینے جاؤ تو جواب ملتا ہے کہ جگہ نہیں' سفارش اور رشوت سے ٹکٹ حاصل کر کے گاڑی میں بیٹھو تو گاڑی خالی ہوتی ہے' اکثر برتھیں اور سیٹیں انچارج گارڈ مہیا کرتا ہے اور منہ مانگے پیسے وصول کرتا ہے۔ اسٹیشنوں پر قلیوں نے بھی اندھیر نگری مچا رکھی ہے' راقم الحروف (ندیم) ایک مرتبہ ملتان سیٹ بک کرانے گیا تو کہا کہ سیٹیں نہیں ہیں' آپ لال وردی والوں سے رابطہ کریں۔ اس سلسلہ میں بہت سے شواہد اور حقائق پیش کئے جا سکتے ہیں' لیکن جس بات کی نشاندہی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ راقم الحروف ایک مرتبہ پنجاب گیا۔ ملتان پہنچ کر دوسری گاڑی میں سوار ہو گیا چونکہ کراچی سے ملتان تک کا ٹکٹ میرے پاس تھا' اس لئے ٹکٹ نہ لے سکا۔ گاڑی چل پڑی۔ ٹکٹ کلکٹر نہ آیا۔ کافی سفر گزرنے پر آیا تو آتے ہی اس نے مجھ سے ٹکٹ طلب کیا۔ میں نے کہا کہ جلدی میں ٹکٹ نہ لے سکا' آپ دے دیجئے۔ اس پر میں نے اس کی طرف ٹکٹ کے پیسے بڑھائے تو وہ چھوٹتے ہی کہنے لگا کہ جرمانہ لگے گا۔ میں نے کہا جرمانہ کیسا؟ میں ملتان سے سوار ہوا' وہاں سے میرا ٹکٹ بنا دیں۔ قصور میرا نہیں بلکہ آپ کا ہے کہ آپ غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اتنی دیر بعد آئے' اس پر وہ اور گرم ہو گیا۔ آخر اس نے پیسے تو لے لئے' لیکن ٹکٹ نہ دیا۔ میری نگاہ اس کی جیب پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کی جیب میں مرزائی اخبار الفضل رکھا ہوا ہے' فوراً" جھگڑے اور جرمانے کی بات سمجھ میں آ گئی کہ یہ مرزائی ہے۔

مجھے ٹکٹ نہ ملنے کا غصہ تھا' وہ جب دوبارہ آیا تو میں نے اس سے ٹکٹ کا مطالبہ کیا۔ اگرچہ وہ ایں آں کرنے لگا' تاہم اس نے ملتان سے ٹکٹ بنا کر دیا۔ نامعلوم اس نے کتنے لوگوں سے رقم ہتھیائی ہوگی' اس کی ہتھیائی ہوئی رقم کا حصہ اگرچہ گاڑی کے عملے اور افسروں کو بھی گیا' لیکن زیادہ رقم قادیانی جماعت کے خزانے میں گئی ہوگی اور وہی رقم مرزائیوں کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے میں صرف ہوئی ہوگی۔ مرزائی جہاں بھی ہے' جس عہدے اور پوسٹ پر بھی ہے' وہ ملک اور اسلام کا وفادار نہیں۔ اپنی جماعت اور جماعت کے پیشواؤں کا وفادار ہے۔ اور یہ بات مسلمہ ہے کہ اس وقت اہم محکموں جیسے فوج' پولیس' ایڈمنسٹریشن' ریلوے' فنانس' اکاؤنٹس' کسٹمز' انجینئرنگ وغیرہ میں قادیانی بھرے ہوئے ہیں اور اس لئے بھرے ہوئے ہیں کہ قادیانیوں کو مرزا محمود کی خصوصی ہدایت ہے۔ مرزا محمود کہتا ہے۔

> "جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں' ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔ مثلاً" موٹے موٹے محکموں سے فوج ہے' پولیس ہے' ایڈمنسٹریشن ہے' ریلوے ہے' فنانس ہے' اکاؤنٹس ہے' کسٹمز ہے' انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھ دس موٹے صیغے ہیں' جن کے ذریعہ جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے........ بے شک آپ اپنے لڑکوں کو نوکری کرائیں' لیکن وہ نوکری اس طرح کیوں نہ کرائی جائے' جس سے جماعت فائدہ اٹھا سکے۔ پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے۔"
>
> (الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۲ء۔ مرزا محمود)

اس بیان میں محکمہ ریلوے بھی شامل ہے۔ اس وقت محکمہ ریلوے خسارے میں جارہا ہے' جیسا کہ شروع میں ذکر کیا گیا۔ اس کی جہاں مذکورہ وجوہات ہیں' وہاں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس وقت ریلوے بورڈ کا چیئرمین کیپٹن ناصر احمد ہے' جو مبینہ طور پر پکا قادیانی ہے۔ جیسا کہ الفضل کے اقتباس سے ظاہر ہے کہ ان محکموں کے مرزا محمود نے تین فائدے بتائے ہیں:

1. جس سے جماعت فائدہ اٹھائے' یعنی قادیانی جماعت کا خزانہ بھرے۔
2. نوکری سے پیسے بھی کمائے جائیں' یعنی اس سے ذاتی فائدہ بھی ہو۔
3. ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے' یعنی ان محکموں میں جا کر قادیانیت کی تبلیغ کے ذریعے مرتد بنایا جاسکے۔

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ ریلوے' قادیانیوں کے لئے سونے کی چڑیا ہے جبکہ ریلوے بورڈ کا چیئرمین قادیانی ہو تو وہ اس محکمے میں لوٹ کھسوٹ کا بازار کیوں گرم نہیں کریں گے۔ اس وقت محکمہ ریلوے ۸۰ کروڑ روپے کے خسارے میں ہے' جس کا اظہار ریلوے بورڈ کے قادیانی چیئرمین کیپٹن ناصر نے کیا ہے اور اس کا یہ بیان لندن سے شائع ہونے والے ایک اخبار روزنامہ آواز انٹرنیشنل نے ۵ر نومبر کی اشاعت میں دیا ہے۔ اگر غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انداز میں اس ہونے والے خسارے کی تحقیقات کی جائے اور ساتھ ہی یہ بھی تحقیق کی جائے کہ ریلوے میں قادیانیوں کی تعداد کتنی ہے' تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ ہونے والے خسارہ یعنی ۸۰ کروڑ روپیہ ریلوے بورڈ کے قادیانی چیئرمین' دوسرے اعلیٰ افسران اور قادیانی ملازمین کی جیبوں سے ہوتا ہوا سیدھا ربوہ پہنچا ہے۔

ظاہر ہے کہ منافع بھی ہونا تھا' جو کئی کروڑ تک ہو سکتا ہے' وہ منافع بھی ریلوے کے قادیانی ملازمین کی لوٹ کھسوٹ کی نظر ہو گیا۔ قادیانیوں کی تعداد ملک بھر میں اتنی بھی نہیں جتنا آٹے میں نمک ہوتا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی تعداد اور اپنی حیثیت سے زیادہ ملازمتیں حاصل کر کے لاکھوں مسلمان بے روزگار نوجوانوں کی حق تلفی کر رکھی ہے' اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ اول تو تمام محکموں کی تطہیر کرے لیکن خاص طور پر محکمہ ریلوے سے قادیانی ملازمین اور ریلوے بورڈ کے چیئرمین کو فوراً" نوکری سے برخواست کیا جائے اور یہ خسارہ قادیانی جماعت کا خزانہ ضبط کر کے پورا کیا جائے' نیز ریلوے میں مسلمان نوجوانوں کو' جو حصول تعلیم کے بعد روڈ ماسٹری کرتے پھرتے ہیں' انہیں کھپایا جائے۔

## عاصمہ جہانگیر کو لاہور ہائی کورٹ کا جج نہ بنایا جائے' صدر پاکستان کے نام مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خط

گرامی منزلت جناب سردار فاروق احمد خاں صاحب لغاری' صدر مملکت پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بدنام زمانہ قادیانی وکیل عاصمہ جہانگیر کو لاہور ہائی کورٹ کا جج بنایا جارہا ہے۔ صدر ذی وقار...... عاصمہ جہانگیر عرصہ دس سال سے حکومت اور اسلامیان پاکستان کو پوری دنیا میں انسانی حقوق کی پامالی کے نام نہاد پروپیگنڈے کے ذریعے بدنام کر رہی ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن کے عنوان سے قائم ادارہ جس کی وہ جنرل سیکریٹری ہے' درحقیقت قادیانیوں کا ذیلی ادارہ ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس کے مالی مصارف بھی قادیانی لابی ادا کرتی ہے۔

جناب عالی! اہانت رسولﷺ کی سزا' جداگانہ طرز انتخاب' امتناع قادیانیت آرڈیننس' فیڈرل شریعت کورٹ سمیت اسلام اور علماء اسلام کے خلاف اس کے زہریلے اور شرانگیز بیانات اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ اس حیثیت سے وہ ایک متنازعہ اور بدنام شخصیت کی مالکہ ہے۔ ان حالات میں مذکورہ قادیانی وکیل کو لاہور ہائی کورٹ کا جج بنایا جانا دینی جماعتوں کو حکومت کے مدمقابل لانے کی سازش معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اسے لاہور ہائی کورٹ کا جج نہ بنایا جائے۔

والسلام محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۷ رجب ۲ قبل ہجرت ۸ مارچ ۶۲۰ء

# معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## فضیلت کیوں نہ دوں اس رات کو میں ساری راتوں پر
## کہ ہو کر عرش سے اس رات سلطان دیں آئے

**مکہ معظمہ سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کو اسراء اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ بلکہ اس سے بھی آگے کی سیر کو معراج کہا جاتا ہے**

محمد اقبال' حیدر آباد

بعبقہ

علامہ ابن نجیم 'بحر الرائق میں لکھتے ہیں کہ جب یہ مہمان محترم حریم قدس میں داخل ہوئے تو میزبان حقیقی نے ازراہ لطف فرمایا کہ۔

"میرے لئے کیا تحفہ لائے ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ۔

"اے مالک الملک! تیرے خزانے میں کس چیز کی کمی ہے کہ اس کی ضرورت ہو۔"

معاً" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چیز یاد آئی اور فرمایا۔

"ہاں! پروردگار عالم میں تیرے دربار میں ایک ایسا تحفہ لایا ہوں جو تیرے پاس بھی نہیں اور وہ تحفہ میری عبدیت ہے کہ تیری ردائے کبریائی میں عبدیت کا کوئی پیوند نہیں۔"

**نکتہ :-** قرآن حکیم میں کئی انبیاء کے لئے **"عبدنا"** استعمال ہوا ہے۔ مگر عبداللہ فقط دو نبیوں کو کہا گیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰؑ کو سورۃ مریم میں ہے۔ **قال انی عبداللہ** اور دوسرے آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سورۃ جن میں ہے۔ **وانہ لما قام عبداللہ** اور جن دو نبیوں کو عبداللہ کہا گیا' ان ہی کو زندہ آسمان پر اٹھایا گیا۔

### اسراء و معراج

مکہ معظمہ سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کو اسراء اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک اور اس سے بھی آگے کی سیر کو معراج کہا جاتا ہے۔ قرآن حکیم نے اسراء کا ذکر پندرھویں پارے کے آغاز میں اور معراج کا تذکرہ سورۃ نجم میں فرمایا۔ ان دونوں مسلسل واقعات کو الگ الگ بیان کرنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ معراج کا ذکر اسراء کے فوراً بعد آجاتا تو یہ ابہام ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمانوں کی سیر کو تشریف لے گئے تو آسمانوں پر شب تار اپنی زلفیں بکھیرے ہوئے تھی حالانکہ رہین گردش لیل و نہار فقط یہ ارض بسیط ہے۔ آسمانوں پر یہ نظام جلوہ فرما نہیں۔ اس لئے زمینی سفر کے بارے میں فرمایا۔

"پاک ہے وہ ذات جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی۔"

لیکن آسمانی سیر روز و شب سے خالی ہے۔ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سیر جسد عنصری کے ساتھ بیداری کی حالت میں کرائی گئی۔

سائنس کی رو سے روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے اور سورج جس کا قطر آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار میل ہے اور زمین سے بارہ لاکھ گنا بڑا ہے' اپنے تمام سیاروں کو لئے ہوئے ایک عظیم کہکشانی نظام کے اندر چھ لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہا ہے۔ موجودہ سائنس کی تحقیقات پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات اور واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی اختراعات کے باعث ہزاروں میل کا سفر چشم زدن میں طے کر سکتا ہے۔ خلائی طیاروں نے بعض ' جگہ ہزاروں میل فی سیکنڈ کی رفتار سے پرواز کی۔ اب سے سو برس پیشتر تو کسی کو بھی یقین نہیں آسکتا تھا کہ تین سو میل فی گھنٹہ چلنے والی موٹر تیار ہو جائے گی یا دس

۔ فضیلت کیوں نہ دوں اس رات کو میں ساری راتوں پر

کہ ہو کر عرش سے اس رات کو سلطانؐ دین آئے

"وہ منزہ و پاک ذات ہے' جو اپنے بندے کو رات میں مسجد الحرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا ہے لے گیا تاکہ اپنی نشانیاں دکھلائیں۔ بے شک وہ سمیع بصیر ہے۔"

(پ ۱۵)

معراج..... ایک اعزاز..... نبوت کے دس سال بیت گئے۔ آزمائش و ابتلا کا دور کٹ گیا۔ اس دس سالہ عہد نبوت میں کون سی تکلیف تھی' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندہ پیشانی سے برداشت نہ کی۔ گالیاں دی گئیں' راہ میں کانٹے بچھائے گئے' سر پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا' ظالموں نے پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا' گلے میں پھندا ڈالا گیا' پشت پر اوجھری رکھی گئی' قتل کی تجویزیں ہوئیں مگر رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کیراں سے بددعا کی کوئی موج نہ اٹھی۔ جب بھی لبوں کو جنبش ہوئی تو سننے والوں نے "الٰہی! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ بے خبر ہیں۔" کے سوا کچھ نہ سنا۔ دس سال کا دور تیغ گزر گیا تو خالق کون و مکاں نے آپؐ کے اعزاز میں ایک محفل سجائی اور ایک ہی شخصیت کے لئے سجائی گئی۔ کائنات کی وسعت سمیٹ دی گئی۔ زمان و مکان کی بساط لپیٹ دی گئی۔ زمین گردش کرنے سے رک گئی۔ سورج نے کمر کھول دی۔ وقت کی گھڑی خاموش ہو گئی۔ دروازے کی کنڈی جہاں تک ہل چکی تھی' وہیں کھڑی ہو گئی۔ پانی جہاں تک بہہ چکا تھا' وہیں رک گیا۔ بستر نے ٹھنڈے ہونے کا عمل ترک کر دیا اور آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیاء' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے مسجد اقصیٰ میں اتر آئے۔ جہاں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔ وہاں سے جبرئیل امین اور ملائکہ مکرمین کے جلو میں عالم بالا کو روانہ ہوئے۔ سدرۃ المنتہیٰ سے ہوتے ہوئے جنت و جہنم کا مشاہدہ کر کے آگے بڑھے تو حجابات اٹھتے چلے گئے۔ دیدار خداوندی سے مشرف ہوئے اور حریم ناز پہنچ کر جبین نیاز پروردگار عالم کے سامنے رکھ دی۔

معراج' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے' کسی دوسرے پیغمبر کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔

عبدیت..... معیار کامل..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درجات علیا آپؐ کی انتہائی عاجزی' کمال بندگی اور عبدیت کاملہ کی بدولت نصیب ہوئے۔ اسی لئے واقعہ اسراء و معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی صفات کو چھوڑ کر "عبدیت" کی صفت ذکر فرمائی۔ **سبحن الذی اسری**

ہزار فٹ کی بلندی پر ہم ہوائی جہاز کے ذریعے پرواز کرسکیں گے۔ نیویارک میں اسٹیٹ بینک کی عمارت کی ایک سو دو منزلیں ہیں اور یہ عمارت بارہ سو پچاس فٹ بلند ہے' اس کی آخری منزل پر پہنچنے کے لئے لفٹ کے ذریعہ صرف تین منٹ لگتے ہیں۔ جس قادر مطلق نے یہ چیزیں پیدا کیں اور انسانوں کو اتنی عقل دی' کیا وہ اپنے حبیب محترم کے براق میں ایسی برق رفتاری کی کلیں اور حفاظتی سامان نہ رکھ سکتا تھا' جن سے چشم زدن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم راحت و تکریم کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوجائیں۔ منجملہ کمالات نبویہ علیہ الصلوۃ والسلام کے معراج کا وہ واقعہ ہے جو مکہ میں ہوا' جس کے راوی پچیس صحابی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے میں ام ہانی کے گھر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے گھر تھا اور چھت کھولی گئی۔

ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ام ہانی کے گھر کو جو کہ شعب ابی طالب کے پاس تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ سکونت اسے اپنا گھر فرمادیا۔ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حطیم لے گئے' ابھی نیند کا اثر باقی تھا کہ وہاں پہنچ کر بھی لیٹ گئے اور چھت کھولنے میں یہ حکمت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے امر ہی سے معلوم ہوجائے کہ میرے ساتھ کوئی معاملہ خارق عادت پیش آنے والا ہے۔

کچھ سوتے تھے کچھ جاگتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیلؑ آئے اور ایک روایت میں ہے کہ تین شخص آئے۔ ایک نے کہا، ان حاضرین میں کون پیغمبر اسلام ہیں۔ دوسرا بولا وہ جو سب سے اچھے ہیں۔ تیسرا بولا تو پھر جو سب سے اچھا ہے اسی کو لے لو۔ آئندہ شب کو پھر وہی تینوں آئے اور کچھ بولے نہیں اور آپؐ کو اٹھا کر لے گئے (ف) سوتے جاگتے کی حالت شروع میں تھی اور اسی کو سوتا کہہ دیا پھر آپؐ جاگ اٹھے تھے اور تمام واقعے میں بیدار رہے...... قریش خانہ کعبہ میں آکر سویا کرتے تھے اور طبرانی میں ہے اول جبرئیل و میکائیل آئے اور یہ گفتگو کرکے چلے گئے۔ پھر تین آئے اور مسلم میں ارشاد نبویؐ ہے کہ میں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ کہتا ہے ان تین میں سے ایک شخص ہے جو دو شخص کے بیچ میں ہے۔ ان دو شخصوں سے حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفرؓ مراد ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے درمیان سو رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اوپر سے پیٹ کے نچلے حصے تک چاک کیا گیا اور آپؐ کا قلب نکالا گیا اور ایک سنہری طشت میں زم زم شریف کا پانی تھا اور اس سے آپؐ کا قلب مبارک دھویا گیا۔ پھر ایک طشت آیا جس میں ایمان و حکمت بھرا ہوا تھا' وہ قلب میں بھر دیا گیا اور اس کو اس کے اصلی مقام پر رکھ کر درست کردیا گیا۔

معراج کی طویل حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور سفید رنگ حاضر کیا گیا۔ جو دراز گوش سے ذرا اونچا اور خچر سے ذرا نیچا تھا' جو براق کہلاتا ہے۔ جو صحیح معنوں میں برق رفتار تھا۔ اس سواری کی رفتار بجلی کی مانند تیز تھی' اسی لئے اسے براق کہا گیا۔ برق کی شرح رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے اور روایات میں کہا گیا ہے کہ براق ایسی تیز رفتار سواری تھی کہ جہاں حد نظر ختم ہوتی تھی وہاں اس کا پہلا قدم پڑتا تھا۔ اس پر زین و لگام لگا ہوا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہونے لگے تو وہ شوخی کرنے لگا۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا۔ تجھ کو کیا ہوا؟؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکرم عنداللہ کوئی شخص تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر براق عرق عرق اور پسینہ پسینہ ہوگیا اور اس پر سوار ہوئے اور جبرئیلؑ نے رکاب پکڑی اور میکائیلؑ نے لگام تھامی۔

نسائی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوگئے۔ حضرت جبرئیلؑ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اور ہم رکاب ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منزل مقصود کی طرف تشریف لے چلے تو جاتے جاتے راستے میں ایک ایسی زمین پر گزر ہوا جس میں کھجوروں کے بہت درخت تھے۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا آپؐ یہاں اتر کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیجئے۔ آپؐ نے نماز پڑھی حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ مدینہ کی سرزمین ہے جہاں آپؐ نے ابھی نماز پڑھی ہے۔ پھر آپؐ وہاں سے تشریف لے چلے تو ایک سفید زمین پر آپؐ کا گزر ہوا۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہاں بھی نماز پڑھ لیجئے۔ آپؐ نے یہاں بھی نماز پڑھی۔ جبرئیلؑ نے فرمایا آپؐ نے مدین میں نماز پڑھی ہے۔ پھر آپؐ کا گزر بیت اللحم پر ہوا وہاں بھی آپؐ سے نماز پڑھوائی گئی۔ جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے (طبرانی۔ بیہقی) پھر آپؐ کا گزر طور سینا پر ہوا۔ یہاں بھی آپؐ سے نماز پڑھوائی گئی اور یہ کہا گیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے اور اس مقام پر اترے جس کو آج کل باب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم براق سے اتر کر مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے۔ یہاں تمام انبیاء اور ملائکہ نے استقبال کیا اور پھر افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں تمام انبیاء اور ملائکہ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

سفر معراج کے چار حصے ہیں۔
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔
مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک۔
سدرۃ المنتہیٰ سے صریف الاقلام تک۔
صریف الاقلام سے اوپر خالق کائنات سے ملاقات۔ احکام الٰہی اور قرب الٰہی کا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آسمان پر پہنچے تو دیکھا ایک بزرگ دائیں جانب دیکھتے تو ہنستے' بائیں جانب دیکھتے تو روتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر فرمایا۔

"مرحبا! اے فرزند صالح مرحبا!"

فرشتوں نے تعارف کرایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ ان کے دائیں جانب اہل جنت ہیں' بائیں طرف اہل دوزخ۔ پہلے آسمان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہر کوثر بھی دیکھی' جس کے کناروں پر جواہر کے محل بنے ہوئے تھے اور جس کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی۔ یہ نہر کوثر خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص کر رکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ مفید تھا اور میں نے نہر کوثر کا پانی پیا۔

دوسرے آسمان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ہوئی اور یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کی۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ ملے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپؐ کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جائیں گے۔ ساتویں آسمان پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی۔ ساتویں آسمان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کی سیر کرائی گئی پھر یہاں سے آگے بڑھ کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ (انتہا کی بیری کا درخت) پر پہنچے۔ یہاں جبرئیلؑ اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے اور کہا اب اس مقام سے آگے جانا میری طاقت سے باہر ہے' آپؐ تنہا بڑھیئے۔

شفا الصدور میں حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے مقام پر پہنچے' جہاں حضرت جبرئیلؑ نے آپؐ کا ساتھ چھوڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے مقام پر کوئی دوست اپنے دوست کو نہیں چھوڑتا۔ آپ میرا ساتھ کیوں چھوڑ رہے ہیں تو جبرئیلؑ نے فرمایا اگر میں اس مقام سے آگے بڑھوں تو نور سے جل جاؤں گا۔

پر جبرئیلؑ جلتے ہیں مقام سدرۃ سے آگے
مگر منزل حبیب کبریاؐ کی اور بھی بالا تر ہے

غور فرمایئے! جہاں نور کے پر جلتے ہیں' وہاں بشر کی پرواز جاری ہے۔ جہاں مدارج نور اختتام پذیر ہیں وہاں مراتب بشر آغاز پذیر ہوتے ہیں۔

میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ پھر ناگہاں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کی مثل تھے اور ناگہاں اس کے پتے

ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ پس ناگہاں وہاں چار نہریں تھیں۔ دو نہریں چھپی ہوئی اور دو نہریں ظاہر تھیں۔ میں نے کہا جبرئیل، دونوں طرح کی نہریں کیا ہیں؟ کہا جبرئیل نے کہ دو چھپی ہوئی نہریں یہ بہشت کی ہیں اور ان پر ظاہری دو نہریں پس نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت معمور دکھلایا گیا۔ پھر میرے پاس ایک شراب کا برتن اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا۔ پھر میں نے دودھ لے لیا۔ جبرئیل نے فرمایا یہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہوگی۔ جبرئیل نے کہا اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی امت میں فساد ہوتا، اگرچہ شہد شیریں ہے اور اس میں شفا ہے مگر دودھ کے اندر لطافت اور قسم کی ہے اور دودھ طبعی غذا ہے۔

سیرت ابن ہشام میں حضرت ام ہانی سے روایت ہے کہ جس رات آپ کو معراج ہوئی۔ اسی رات آپ میرے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے۔ جب فجر کے قبل کا وقت ہوا تو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار کیا۔ جب آپ صبح کی نماز پڑھ چکے اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تو فرمایا۔

"اے ام ہانی! میں نے تم لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی جیسا کہ تم نے دیکھا تھا، پھر میں بیت المقدس پہنچا اور اس میں نماز پڑھی۔ پھر اب میں نے صبح کی نماز تمہارے ساتھ پڑھی جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو۔"

پھر آپ باہر جانے کے لئے اٹھے۔ میں نے آپ کی چادر کا گوشہ پکڑ لیا اور عرض کیا۔

"یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے یہ قصہ نہ کہئے گا ورنہ آپ کی تکذیب کریں گے اور آپ کو ایذا دیں گے۔"

آپ نے فرمایا۔

"واللہ! میں ضرور ان سے اس کو بیان کروں گا۔"

لیلۃ المعراج کی صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو راستہ میں اتفاقاً ابوجہل سے آپ کی ملاقات ہوگئی۔ جب اس کے سامنے تفصیلات آئیں۔ عروج و سموات۔ سیر ملکوت۔ انبیاء سے ملاقات۔ سدرۃ المنتہیٰ۔ مقام صریف الاقلام۔ قرب و تجلی کے مقامات۔ جنت و جہنم کے مشاہدات اور مختلف عجائبات اور واقعات سنے تو ابوجہل ان تفصیلات کو ایک مجنوں کی باتوں سے کسی طرح بھی کم نہیں سمجھتا تھا۔ کہنے لگا۔

"کیا یہ باتیں آپ ایک کھلے مجمع میں عام لوگوں کے سامنے بھی بیان کریں گے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مجھے اس کے بیان کر دینے میں کوئی باک نہیں۔"

ابوجہل نے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں اور واقعہ معراج کی تفصیلات و معجزات سننے کے لئے جمع کرنا شروع کر دیا۔

یہ خدا تعالیٰ کا کام اور اس کا تکوینی نظام ہے کہ معجزات نبوت کی تشہیر، پیغام نبوت کی تبلیغ اور دین اسلام کی ترویج کے لئے، لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر سننے کے لئے جمع کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے ابوجہل سے لیا۔ اس کی غرض کچھ اور تھی، اس کی مساعی عداوت کے لئے تھیں، مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعوت تبلیغ کے راستے کھول دیئے۔

بہرحال اسی اثنا میں ابوجہل، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوا اور ان کے سامنے واقعہ معراج کو ایک تمسخر تحفہ اور من گھڑت افسانے کے رنگ میں پیش کیا اور کہا۔

"جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے واقعات بیان کر رہے ہیں جو سراسر عقل و خرد کے خلاف ہیں۔ کیا آپ اس پر اعتبار کرنے کو تیار ہیں؟"

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔

"جب یہ واقعات اور واقعہ معراج کی تفصیلات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں تو مجھے ان کی تصدیق و توثیق میں کوئی تامل نہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا سچ فرمایا۔"

اسی روز سے حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق پڑ گیا۔

بہرحال ابوجہل کی تحریک پر لوگ جمع ہوگئے اور واقعہ معراج کی تفصیلات کا بیان شروع ہوا تو قریش سننے اور حیرت کا اظہار کرتے۔ بعض نے تعجب کیا، بعض نے تمسخر اڑایا، بعض نے تالیاں پیٹیں اور بطور امتحان بیت المقدس کی علامات دریافت کرنے لگے۔

مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"جب میں نے معراج کا واقعہ مشرکین مکہ کو سنایا تو لوگوں نے اس کی تردید کی اور تکذیب کی اور بیت المقدس کی علامتیں دریافت کرنا شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے بیت

باقی ص ۲۶ پر


# تحریکِ ختمِ نبوت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1953ء تا 1974ء ٭ قادیانی احتساب کی سرگزشت○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی دہلی پریس کے پرانے شہری کو چیلنج○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے لاجواب سوالات○ سکندر مرزا ایک قومی غدار○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی○ خالد قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام○ اقبال اور قادیانیت○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت○ قادیانی جماعت کا بجٹ○ فرقان فورس کیا بلا ہے○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں○ اسرائیل میں مرزائی مشن○ ربوہ کا سالانہ میلہ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری○ بھٹو اور مرزا ناصر○ فوج کا ہیڈ کوارٹر ربوہ○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان○ چینی سفیر ربوہ میں○ مرزائی اندرون پاکستان○ مرزائی گھوڑے○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی○ محکمہ تعلیم اور قادیانی○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ مولانا شمس الدین کی شہادت○ ربوہ "کھلا شہر"○ مرزائی سلطنت کے خواب○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں○ برانڈنگ اسرائیلی ربوہ○ ربوہ "سازشوں کا مرکز"○ اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی کا خطاب○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی○ سانحہ ربوہ 1974ء○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی○ قادیانی جرنیلوں کی حقیقت○ قادیانی جنت و دوزخ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز اور بلیو پرنٹ○ کوثر نیازی ربوہ میں○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی○ شیزان قادیانیوں کی فیکٹری○ ملک قاسم مجید نظامی "آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹربیونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی "تفصیلی رپورٹ" منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت○ عمدہ کاغذ○ اعلیٰ طباعت○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل○ مجلد○ صفحات 1224○ قیمت 200 روپے
○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان۔ فون: 40978

## روئے زمین کی سب سے مبارک سرزمین

# مکہ مشرفہ کا جاہ جلال

تحریر:۔ بابو شفقت قریشی سہام

**مکہ وہی مقدس شہر ہے جو اپنی گود میں مسجد الحرام اور بیت اللہ جیسے عظیم و مبارک مقامات کو لئے ہوئے ہے**

مکہ معظمہ کو دنیا میں وہ مقام اور مرتبہ حاصل ہے جو کسی اور شہر کو نہیں۔ روئے زمین کی سب سے مبارک سرزمین وہی ہے جو مکہ مکرمہ کہلاتی ہے۔ جس میں اللہ کا گھر ہے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کا قبلہ و کعبہ ہے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے اور اس کے حج کے لئے دور دراز علاقوں سے فرزندان توحید ہر سال آتے ہیں۔ سرکار دوجہاں ﷺ کی ولادت اسی مقدس شہر میں ہوئی۔ اللہ نے اسی شہر کی قسم قرآن مجید میں کھائی۔ اسے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے جو اس کی عزت و عظمت کی بہت بڑی دلیل ہے اس کا سب سے زیادہ مشہور نام بکہ یا مکہ ہے۔ سورۃ آل عمران آیت ۹۶ میں ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ "تحقیق پہلا گھر جو لوگوں کے لئے (عبادت کے واسطے) مقرر کیا گیا ہے وہی ہے جو (بکہ) مکہ میں ہے۔"

بکہ یا بک کے معنی جائے ہجوم یا آبادی کے ہیں۔ بکہ کہلانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں جا کر بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ بعض مورخین نے اس مقدس شہر کا پرانا نام مکاربا بتایا ہے جو بعد میں صرف مکہ رہ گیا تھا۔ مکہ مک سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہلاک اور برباد کر دینے کے ہیں۔ اس مقدس شہر کو مکہ کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ گناہوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اور ظلم اور کج روی اختیار کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں ہلاک کر دیتا ہے (مظاہر الحق جلد دوم)۔ مک جذب کرنے کو بھی کہتے ہیں چونکہ یہ مقدس شہر گناہگاروں کے گناہوں کو جذب کر لیتا ہے اس وجہ سے بھی مکہ کہلاتا ہے۔ مکہ کی سرزمین کو قرآن نے وادی ذی زرع بھی کہا ہے۔ دوسرے ناموں میں سے کچھ نام یہ ہیں۔ حاطمہ (غرور کو توڑنے والا) المعاد (جائے پناہ) باسر (ملحدوں کو ہلاک کرنے والا) ام القریٰ (شہروں کی ماں) بلد الامین (پر امن شہر) ام امم۔ القرش۔ القادس۔ الصلاح۔ الطیبہ۔ الناسون۔ ابعروض اور الکوثیٰ وغیرہ۔

بکہ یا مکہ۔ حضرت ابراہیمؑ نے آباد کیا تھا۔ آپؑ کو بتایا گیا تھا کہ جہاں دعوت حق کا مرکز بیت اللہ شریف تعمیر ہونا ہے وہ جگہ حجاز کی ایک بے آب و گیاہ ذی زرع وادی میں کوہ فاران کے قریب ہے اور اس جگہ کا نام مکہ ہے۔ انہوں نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو جن کی پیدائش ۲۰۰۷ء قبل مسیح میں ہوئی اس مقام پر آباد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت ہاجرہ اور دودھ پیتے بچے اسمٰعیلؑ کو ایک سنسان وادی جس میں اس وقت ایک انسان بھی موجود نہ تھا۔ کھجوروں کا ایک تھیلا اور پانی کا مشکیزہ دے کر جب وہاں سے جانے لگے تو وفا شعار بیوی نے پوچھا۔

"اے اللہ کے نبی! اس لق و دق اور بے آب و گیاہ وادی میں ہمیں کس پر چھوڑے جاتے ہو؟"

فرمایا۔

"اللہ پر۔"

حضرت ہاجرہؓ نے جواب دیا۔

"تو پھر میں اللہ پر راضی ہوں۔"

جب آب زم زم کا چشمہ پھوٹا تو غیر آباد وادی میں آبادی کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے۔ جرہم قبیلہ نے پانی کے چشمے کے قریب حضرت ہاجرہ سے آباد ہونے کی اجازت حاصل کر لی اور حضرت اسمٰعیلؑ اسی قبیلے کے لوگوں میں جوان ہوئے۔ ان کی اولاد یہاں ہی پھلی پھولی۔ حضورؐ نے فرمایا۔

"یہ بلد الامین اللہ کو بہت محبوب ہے۔"

مکہ وہی مقدس اور عزت و حرمت والا شہر ہے جو اپنی گود میں مسجد الحرام اور بیت اللہ جیسے عظیم اور مبارک مقامات کو لئے ہوئے ہے۔ جس کے بارے میں قرآن مجید میں یوں ارشاد ہوا ہے۔

ترجمہ۔ "اور جب کہ ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجئے۔"

(سورۃ ابراہیم:۳۵)

"مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی عبادت کیا کروں جس نے اس کو محترم بنایا۔"

(سورۃ النمل ۹۱)

"اور (قسم ہے) اس امن والے شہر کی۔"

(سورۃ التین:۳)

مکہ مکرمہ تینوں براعظموں کے وسط میں ۲۱ درجہ شمالی پر آباد ہے۔ زمین کی ناف دنیا کا وسط اور ام القریٰ یعنی شہروں کی ماں ہے۔ انسائیکلوپیڈیا ایڈیشن ۱۹۷۷ء میں مکہ کا کل رقبہ ۱۰ مربع میل تھا۔ یہ امن کا شہر سطح سمندر سے ۲۵۰ میٹر اونچائی پر بے آب و گیاہ پہاڑیوں کے دو سلسلوں کے درمیان تنگ سی وادی میں واقع ہے۔ مکہ معظمہ جدہ سے بطرف مشرق واقع ہے۔ آب و ہوا گرم و خشک ہے۔ لوگ جلالی اور مستغنی ہیں۔ کھانے پینے کی تمام اشیاء بکثرت دستیاب ہوتی ہیں اہل مکہ نہایت خوش پوشاک ہوتے ہیں اکثر اوقات سفید لباس زیب کرتے ہیں۔ خوشبو کا استعمال زیادہ کرتے ہیں اور مسواک بکثرت کرتے ہیں جو سبز اراک (پیلو) کی جڑ ہوتی ہے۔ ۱۹۴۸ء میں مکہ معظمہ کی آبادی ۳ لاکھ۔ ۱۹۸۰ء میں ساڑھے پانچ لاکھ۔ ۱۹۸۷ء میں سات لاکھ اور ۱۹۹۳ء میں دس لاکھ سے بھی بڑھ گئی ہے۔ رمضان اور حج کے ایام میں مکہ شہر کی آبادی میں تین تا پانچ گنا تک کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

جدید مکہ کی تعمیر و ترقی کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ پرانی تنگ و تاریک گلیاں۔ بازار اور محلے ختم کر کے ان کی جگہ عالی شان عمارتیں اور سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ بڑے سے بڑے تعمیری منصوبے اتنی کم مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں جنہیں دنیا کے کسی بھی خطے میں برسوں میں مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں خادم حرمین الشریفین کی ذاتی

دلچسپی کا بے حد عمل دخل ہے۔ مکہ معظمہ کے مکانات شروع سے ہی بے ربط اور پہاڑیوں بنائے گئے تھے جہاں تک بنیادی اہم ضروریات مہیا کرنا ایک مشکل ترین مرحلہ تھا۔ سڑکوں اور سرنگوں کا جال بچھا کر نہ صرف مکہ کی آبادی کو مربوط کردیا گیا ہے بلکہ فاصلوں کو بھی کم کردیا گیا ہے۔ شارع سیتن ایک خوبصورت اور کشادہ سڑک ہے۔ دو رویہ جدہ ایکسپریس روڈ جدہ کو مکہ سے ملاتی ہے۔ طائف روڈ' یمن روڈ اور مدینہ روڈ نہایت کشادہ اور دو رویہ سڑکیں ہیں۔ مکہ شہر نہایت صاف ستھرا ہے عمارتیں بلند و بالا اور ملٹی اسٹوری ہیں۔ جبل ابو قبیس' جبل قعیقعان' جبل عمر' جبل جہاد' جبل الذاکر اور جبل قلعہ کے علاوہ متعدد دوسرے پہاڑوں میں جگہ جگہ سرنگیں نکال کر سڑکیں گزاری گئی ہیں جن سے فاصلے بہت کم ہوگئے ہیں۔ دوسرے تاریخی پہاڑوں میں جبل رحمت' جبل ثور' جبل حراء اور جبل رخم شامل ہیں۔ مکہ مکرمہ کے مشہور محلے یہ ہیں۔ محلہ جرول۔ اس محلّے میں حضورؐ نے مکہ میں داخل ہوتے وقت بیئرذی طویٰ میں غسل فرمایا تھا۔ محلہ مسفلہ حرم کے جنوب کی طرف ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت امیر حمزہؓ کے مکانات تھے۔ محلہ جیاد حرم پاک کے جنوب مشرق میں ہے پاکستان ہاؤس اسی محلّہ کی شارع اسد پر واقع ہے۔ محلہ قشاشیہ حرم شریف کے مشرق کی طرف ہے۔ شعب بنی ہاشم' بنی شیبہ' حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی رہائشیں اسی محلّہ میں تھیں اور ابوجہل بھی یہاں ہی رہتا تھا۔ محلّہ الغنوہ' شعب بنی عامر' شامیہ' القرارہ' سوق اللیل' السلیمانیہ' المعابدہ' النقا' الفلق' حارت الباب اور محلہ العزیزیہ کا شمار بھی مشہور محلوں میں ہوتا ہے۔ ام القریٰ یونیورسٹی مکہ معظمہ میں ہے۔ حاجیوں کی تعداد میں ہر سال اضافے کے پیش نظر حرم مکی کی توسیع ضروری تھی اور ساتھ ہی یہ بھی ضروری تھا کہ اس کے قرب و جوار میں بھی توسیع و ترقی ہو تاکہ حجاج کو پیدل چلنے اور ان کے لئے گاڑیاں کھڑی کرنے میں سہولت ہو۔ چنانچہ عوام سے اشتراک کرکے ۱۵۰۰ ملین ریال کی لاگت سے ایک عظیم رہائشی منصوبے کا آغاز خادم حرمین الشریفین نے کیا جو بارہ برجوں پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ۴۳ے عمارتیں ہیں جو تین قسم کے رہائشی فلیٹوں پر مشتمل ہیں جس میں ایک دو اور تین کمروں کے فلیٹ ہیں اس عظیم بلڈنگ میں کمرے' مسجد' کمرشل مارکیٹ' دفاتر' اسپتال' ٹائلٹ' سایہ دار راستے وغیرہ پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں جس کی وجہ سے حجاز کو رہائش کی قریب تر تمام سہولتیں حاصل ہوں گی۔ مکہ مکرمہ شہر کی خوبصورتی' مقدس مقامات کی کشادگی تعمیر و تزئین اور ڈیولپمنٹ کے بارے میں شاہ فہد نے کہا مقدس مقامات پر بلاحساب و کتاب دولت صرف کی جائے۔ مکہ معظمہ کے بارے میں دو جہاں کے والی نے فرمایا اے مکہ! تو کتنا ذی شان شہر ہے اور مجھے کس قدر محبوب و مرغوب ہے اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی دوسری جگہ قیام نہ کرتا۔

# مسجدِ اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اوّل

## بیت المقدس ان عظیم شہروں میں سے ایک ہے جنہیں نوع انسانی عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتی ہے

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

اقصیٰ کے معنی دور کے ہیں اور اس لحاظ سے المسجد الاقصیٰ کا مطلب دور کی مسجد ہوا۔ مسجد سے مراد یہاں بیت المقدس کے حرم مقدس کا پورا رقبہ ہے نہ کہ مسجد کی خاص عمارت۔ شب معراج کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار حضرت جبرئیلؑ کی معیت میں بیت المقدس تشریف لائے۔ ارشاد رسولؐ ہے کہ جس وقت ہم بیت المقدس کے دروازے پر پہنچے یعنی حرم کے احاطے پر تو جبرئیلؑ امین نے مجھ کو اتارا اور براق کو ایک کنڈی سے باندھ دیا۔ حرم شریف میں آپ اس دروازے سے جو بعد میں باب محمدؐ کے نام سے مشرف ہوا' داخل ہو کر اس چٹان پر چڑھے جسے قبۃ الصخرہ کہا جاتا ہے' اسی کے قریب انبیاء علیہ السلام کی جماعت سے آپؐ کی ملاقات ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع انبیاء کرامؑ کو نماز پڑھائی۔ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت جبرئیلؑ کی معیت میں آسمان پر چڑھے۔ جنت الفردوس اور اس کی نعمتوں کو دیکھا۔ ہفت افلاک طے کرکے باری تعالیٰ جل شانہ کے حضور پہنچے اور وہاں احکام صلوٰۃ ملے۔ اس کے بعد آپؐ دوبارہ زمین پر تشریف لائے۔ یہ شب معراج کی روایت کا خلاصہ ہے اور اسی روایت نے اہل اسلام کی نظر میں اس چٹان اور حرم کے رقبے کو متبرک و مبارک بنادیا ہے۔

واقعہ معراج کی ایک بڑی راویہ جناب ام ہانی بنت ابی

**مولانا قاری محمد نذر عثمانی**
**مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی**

طالب ہیں' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء ہمارے گھر سے ہوا تھا۔ اس رات عشاء کی نماز پڑھ کر ہمارے ہاں سوگئے تھے۔ فجر سے کچھ پہلے آپ اٹھے۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے فرمایا اے ام ہانی! میں نے تمہارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی' جیسا کہ تو نے خود دیکھا تھا۔ پھر میں بیت المقدس گیا' میں نے وہاں نماز پڑھی۔ پھر اب تمہارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی ہے۔

مورخ القسطلانی کے نزدیک اسراء و معراج ایک ہی رات ہوا۔ اسراء آغاز تھا اور معراج منتہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم بیداری میں روح و جسم کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ پھر مسجد الاقصیٰ سے سات آسمانوں کی طرف پرواز فرمائی۔ خدا نے اس موقع پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ وحی کی' پانچ نمازیں فرض کیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی رات لوٹ کر مکہ آئے اور خبر یہ عام کی صدیق نے تصدیق کی اور زندیق نے تکذیب۔ علامہ ابن کثیر حضرت ابن عباس سے منقول کرتے ہیں کہ معراج آنکھوں دیکھی رویا تھی۔ یہی مذہب پہلے اور بعد کے جمہور کا ہے۔ یہ سب کے سب اسی عقیدہ کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء بدن اور روح کے ساتھ ہوئی تھی۔ سوار ہونے اور آسمان کی طرف صعود فرمانے کا سیاق یہی ظاہر کرتا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ کی طرف لے گئی۔ جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے تاکہ ہم

اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ قرآن کی یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بدن و روح کے ساتھ ہوئی تھی کہ عبد روح و جسم سے عبارت ہے' محض روح سے نہیں۔

## شہر مقدس

بیت المقدس ان عظیم شہروں میں سے ایک شہر ہے جنہیں نوع انسانی عزت و تکریم کی نگاہوں سے دیکھتی ہے جس کا ذرہ ذرہ مقدس ہے۔ اکثر انبیاءؑ اسی شہر میں مبعوث ہوئے اور اس شہر کے اردگرد پھیلی ہوئی ارض فلسطین کی آبادی آج بھی خود کو کسی نہ کسی نبی کی اولاد بتاتے ہیں۔ یہ شہر مسلمانوں' عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے یکساں متبرک ہے۔ اہل اسلام کا قبلہ اول اور حرم کعبہ اور حرم نبویؐ کے بعد تیسرا حرم ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد سترہ ماہ تک اسی کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے رہے۔ سفر معراج میں یہی شہر ان کی پہلی منزل تھا۔ اسی جگہ حضرت داؤدؑ" حضرت سلیمانؑ کا مدفن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ اس شہر میں زیارتیں ان گنت ہیں اور کوئی شخص ان زیارتوں کو گائیڈ کے بغیر نہیں دیکھ سکتا۔ برٹانیکا انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ یہ ۳۳ صدیاں پرانا شہر ہے۔ اس نے قدرت اور انسانوں کے ہاتھوں تکلیفیں ہی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ یہ مقدس شہر کئی بار اجڑا اور تباہ ہوا۔ کئی مرتبہ زلزلوں سے کھنڈرات میں تبدیل ہوا۔ تین مرتبہ محصور اور اٹھارہ دفعہ از سر نو تعمیر ہوا۔

مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی اپنی کتاب زیارت القدس و شام ۱۳۴۹ھ میں لکھتے ہیں کہ قدس کی آبادی دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اندرون شہر فصیل سے محصور ہے جس کے سات دروازے ہیں۔ غربی دروازہ باب الخلیل کہلاتا ہے۔ جنوب میں دو دروازے باب داؤد اور باب المغاربہ' مشرق میں باب الاسباط اور شمال میں تین دروازے باب الساھرہ' باب العمود (باب العمود) اور باب الجدید ہیں۔ فصیل سے باہر نیا شہر آباد ہے۔ مسجد اقصیٰ اور مسجد عمر کے علاوہ شہر میں شیخ محمد ابا صیری' شیخ قرمی' شیخ محمد المغیث' شیخ بایزید بسطامی' شیخ جلال الدین رومی' شیخ فرید' شیخ حسن کے مزارات زیارت گاہ عوام ہیں۔ مسجد اقصیٰ کی شرقی دیوار کے بالمقابل سیدنا شداد بن اوس انصاری اور عبادہ بن صامتؓ کے مزارات ہیں۔ کوہ طور الزیت کے دامن میں سید محمد علی کا مزار اس سے متصل قبر شہداء غربی جانب حضرت رابعہ عدویہ اور شرقی جانب حضرت سلمان فارسی مدفون ہیں۔ شہر کے شمالی جانب سیدنا عکاشہ سیدنا قسیم اور مسجد کی شمالی فصیل کے قریب غار میں سیدنا سلطان ابراہیم ادھم اور شیخ حسن راعی کے مزارات ہیں۔

## بیت المقدس کی شرعی حیثیت

قرآن مجید میں بیت المقدس یا یروشلم وغیرہ الفاظ کے ساتھ تو کہیں ذکر نہیں البتہ اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

ترجمہ۔ "پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف کہ جس کے گرداگرد ہم نے برکت نازل کی تاکہ ہم اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ تحقیق وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

اس آیت کی تفسیر صاحب روح البیان ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"بیت المقدس کے گرداگرد دین و دنیا کی برکتیں نازل کی ہیں کہ وہ وحی اور فرشتوں کے اترنے کا مقام اور انبیاء کرامؑ کے رہنے کی جگہ اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے سے انبیاءؑ کی عبادت گاہ اور انبیاء علیہ السلام کا قبلہ ہے۔ اسی کے نواح میں خدا کا مظہر تجلی جبل طور اور اسی میں مقدس وادی طوی ہے۔ یہ وادی طوی وہی مقدس وادی ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جوتیاں اتارنے کا حکم دیا گیا تھا۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

اخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی۔

ترجمہ۔ "اپنی دونوں جوتیاں اتار دو بے شک تم مقدس وادی طوی میں ہو۔"

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قرآن میں جس وادی طوی کا ذکر ہے یہ فلسطین کی وادی ہے جو یکے بعد دیگرے دو مرتبہ پاک مقدس کی گئی (در منثور) حضرت موسیٰؑ کو جوتیاں اتارنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ ان کے تلوے مبارک اس پاک و مقدس زمین سے مس کرکے برکت حاصل کریں۔

یہ ارض مقدس فلسطین کا علاقہ ہے۔ اس پاک سرزمین کے ساتھ مسلمانوں کی دائمی وابستگی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"سوائے تین مسجدوں کے اور کسی مسجد کے لئے طویل سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام' مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ۔"
(مشکوۃ شریف)

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد حرام' مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ ایک ہی لڑی کے انمول موتی ہیں۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ۔

"آدمی کی اپنے گھر میں نماز تو ایک نماز ہے اور محلہ مسجد کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار اور میری مسجد (مسجد نبویؐ) میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔"
(مشکوۃ۔ ابن ماجہ)

بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے بھی تفسیر جلالین میں نہایت قدر و منزلت ظاہر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ اعلیٰ عبادت گاہ اور زیارت گاہ ہے۔ یہی وہ اعلیٰ و برتر مقام تھا جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے حضرت جبرئیلؑ کو حضرت سلیمانؑ کے پاس بھیجا تھا' زکریاؑ کو بشارت دی تھی' حضرت داؤدؑ کو مسجد اقصیٰ کا نقشہ دکھایا تھا۔ روئے زمین کے کل چرند پرند کو آپؑ کے تابع بنایا تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں نبیوں نے قربانیاں دیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ پنگھوڑے میں گفتگو فرمائی اور یہاں سے آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ یہی وہ متبرک مقام ہے جہاں حضرت آدمؑ' حضرت ابراہیمؑ' حضرت اسحٰقؑ اور حضرت مریم علیہم السلام دفن ہیں۔

وہ مقدس مقامات جن کی بدولت یہ مقدس شہر مسلمانوں' عیسائیوں اور یہودیوں کی عقیدتوں کا مرکز ہے' اکثر و بیشتر شہر کی مشرقی پہاڑی (موریا) پر ایک احاطہ میں ہیں۔ جسے اہل اسلام حرم شریف کے نام سے پکارتے ہیں اور جو بیت المقدس کا مقدس ترین حصہ ہے۔ ڈاکٹر کیلے کے مطابق حرم شریف ۳۶ ایکڑ میں پھیلا ہوا ہے۔ مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ بھی جو صدیوں سے شہر کی عظمت و تقدیس کا نشان ہیں اسی حرم میں ہیں۔ حرم میں جگہ جگہ مقامات ہیں' جنہیں مسلمان محراب کہتے ہیں۔ قدیم مورخین نے حرم شریف میں بنے ہوئے محرابوں اور گنبدوں کا جس انداز میں ذکر کیا ہے وہ موجودہ حالات سے قطعاً" مختلف ہیں۔ آج ان میں کئی ناپید یا مشکوک ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صلیبیوں نے اپنے نوے سالہ دور میں حرم شریف میں بعض غیر معمولی تبدیلیاں کیں اور تین نسلیں گزرنے کے بعد جب صلاح الدین ایوبیؒ نے اسے بحال کرایا تو اکثر مقامات غائب اور روایات گم ہو چکی تھیں۔

## حرم شریف

ابن الفقیہ ۹۰۳ء میں لکھتا ہے کہ حرم شریف کا طول ایک ہزار گز اور عرض سات سو گز ہے۔ اس کی عمارتوں میں چار ہزار چوبی شہتیر' سات سو سنگی ستون اور پانچ سو پیتل کی زنجیریں ہیں۔ ہر رات ایک ہزار چھ سو فانوس روشن ہوتے اور ان کے لئے ایک سو چالیس غلام مامور ہیں۔ حرم شریف میں ۱۱ بڑے صندوق قرآن مجید کے مجلدات کے ہیں۔ وضو کے لئے چار حوض اور دو اعظلین کے لئے پانچ منبر ہیں۔ مسجد اور گنبدوں کی چھتوں پر مٹی کے بجائے جست کی ۴۵ ہزار چادریں چڑھائی گئی ہیں۔ حرم شریف کے اندرونی و بیرونی دروازوں کی تعداد پچاس ہے۔ تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ بیت المقدس کی ساری زندگی میں جس فاتح کے شہر میں داخل ہونے پر مفتوح باشندوں نے اس کے ورود مسعود کا جشن منایا وہ سیدنا عمر فاروقؓ ہیں۔ انہوں نے بہت تھوڑا وقت ان کے پاس گزارا لیکن لوگوں نے جان لیا کہ جن شرائط پر صلح ہوئی ہے وہ اپنے عمل میں ان سے کہیں زیادہ فیاضی اور انسان دوستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیت المقدس تشریف لے جانے کا واقعہ کچھ

یوں ہے کہ جنگ یرموک کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ کے حکم ملنے پر حضرت عمرؓ بن عاص بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوئے۔ عمرؓ بن عاص جو بعد میں فاتح مصر کہلائے' اپنی سیاست اور ڈپلومیسی کے لئے بہت مشہور تھے اور تاریخ میں انہیں سیاس العرب کہا جاتا ہے۔ بیت المقدس میں ان کے مقابلے پر رومیوں کا سب سے بڑا جرنیل ارطون تھا جس کا شہرہ مدینہ تک جا پہنچا تھا۔ جب دونوں عظیم جرنیل آمنے سامنے ہوئے تو حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو آپؓ نے مسکرا کر فرمایا ہم نے اسے عرب کے ارطون سے لڑا دیا دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ بن عاص نے بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا۔ بیت المقدس کے پادری صفرونیوس نے صلح منظور کی اور کہا کہ یہ مقام پاک ہے اس کو میں خلیفۃ المسلمین کے سوا کسی اور کے سپرد نہیں کروں گا۔ سیدنا عمر فاروقؓ خود تشریف لائے اور آپ کے دست اقدس پر شہر بیت المقدس فتح ہوا۔ ابن کثیرؒ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر فلسطین کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کا پیشانی سے اوپر کا حصہ دھوپ میں چمک رہا تھا۔ سر پہ ٹوپی تھی نہ عمامہ۔ دونوں پاؤں رکاب کے بغیر اونٹنی کے کجاوے سے لٹک رہے تھے۔ اونٹنی کی پیٹھ پر ایک پرانا کمبل تھا جو رات کو بستر کا کام دیتا۔ خرجی چیتے کی کھال کی بنی ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ رات کو آپؓ اسے تکیہ بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیت المقدس کا عظیم شہر تھا۔ مسلمانوں کا قبلہ اول' عیسائیوں کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت' یہودیوں کے لئے ارض معاد و موعود انبیاء و رسل کا شہر۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ یہودیوں کو مصر سے نکال کر یہیں لائے۔ عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو صلیب دینے کا واقعہ یہیں پیش آیا جس کی بنا پر کلیسائے قیامت تعمیر کیا گیا۔ محراب داؤد' "صخرۂ یعقوب" دیوار گریہ' ہیکل سلیمانی الغرض اس شہر کے در و دیوار پر روحانیت کی تاریخ نقش تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں یہیں پر انبیاءؑ کی امامت فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمرؓ پہلے مسلمان تھے' جنہوں نے یہاں نماز کی امامت کرائی۔

صبح کے وقت پادری صفرونیوس حضرت عمرؓ کو شہر کی سیر کرانے کے لئے لے گئے۔ اس پادری نے بڑے جذب و شوق و عقیدت کے ساتھ مسلمانوں کے خلیفہ کو شہر کے آثار سے روشناس کرایا۔ سیر کے دوران جب نماز کا وقت آیا تو آپ کلیسائے قمامہ میں تھے۔ پادری نے کہا کہ یہ بھی ایک سجدہ گاہ خداوندی ہے۔ آپ یہاں نماز پڑھ لیں۔ لیکن آپؓ نے فرمایا کہ اگر میں نے یہاں نماز پڑھ لی تو مسلمان بھی ایسا کریں گے اور عیسائیوں کو گرجوں سے نکال دیں گے۔ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ حضرت عمرؓ اس مقدس شہر میں داخل ہوئے تو ان کا سب سے بڑا مقصد اس متبرک مقام کی دریافت تھی جسے الصخرہ کہا جاتا ہے جہاں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر معراج کی شب آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ آپؓ نے راہب صفرونیوس سے فرمایا کہ وہ ان کی رہبری کرے اور وہ مقدس جگہ دکھائے۔ راہب سب سے پہلے آپ کو کلیسائے نشور میں لے گیا اور کہا کہ یہی حضرت داؤدؑ کی مسجد ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ تو جھوٹ بولتا ہے کیونکہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو جگہ بتائی تھی یہ اس کے مشابہ نہیں۔ پھر وہ کلیسائے صیہون لے گیا لیکن آپ نے اس کو بھی ماننے سے انکار کردیا۔ آخرکار راہب آپ کو اس دروازہ سے لے گیا جس کا نام باب محمدؐ ہے۔ سیڑھیوں پر سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے کے بعد وہ ایک تنگ راستے میں داخل ہوئے۔ الصخرہ کی جانب نگاہ ڈالی اور فرمایا قسم ہے اس خدائے بزرگ و برتر کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی تھی۔ اس کے بعد آپؓ نے اس پر ایک مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا جسے ۷۲ھ میں عبدالملک نے از سرنو تعمیر کرایا اور یہی مسجد اقصیٰ کہلائی۔ حضرت عمرؓ نے کئی دن بیت المقدس میں قیام کیا۔ ایک مرتبہ آپؓ نے حضرت بلالؓ سے اذان دینے کے لئے فرمایا' انہوں نے معذرت کی کہ میں عزم کرچکا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لئے اذان نہ دوں گا لیکن آج اور صرف آج آپ کا ارشاد بجالاؤں گا۔ اذان دینی شروع کی تو تمام صحابہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک یاد آگیا اور سب پر رقت طاری ہوگئی۔ حضرت عمرؓ کی ہچکی بندھ گئی اور دیر تک سب پر ایک خاص کیفیت طاری رہی۔

بیت المقدس ہمارا قبلہ اول ہے۔ یہ ہماری نسل کی بڑی بدقسمتی ہے کہ اسے قبلہ اول کے چھن جانے کے حادثے سے دوچار ہونا پڑا۔ اس سے بھی زیادہ دل فگار حادثہ مسجد اقصیٰ کی توہین کا ہے۔ یہودی اسے گرا کر اپنا معبد تعمیر کرنا چاہتے ہیں' یہی نہیں بلکہ وہ حرمین الشریفین پر بھی حریصانہ نظریں ڈالتے ہوئے اور نیل سے فرات تک توحید پرستوں کو نابود کردینے کی آرزو رکھتے ہیں لیکن ہم ابھی تک ان کے عزائم نہیں سمجھ سکے۔ اس لئے کہ ہمیں مسئلہ کی نزاکت کا احساس نہیں۔ اس شہر کی عظمت و فضیلت کو نہیں جان سکے' جس کے لئے سیدنا عمر فاروقؓ نے سفر کیا اور غازی اسلام سلطان صلاح الدین ایوبی اور ان کے جاں نثار ساتھی برسوں لڑتے اور داد شجاعت دیتے رہے یہاں تک کہ اس شہر کے ذرہ ذرہ میں ان کا خون رچ بس گیا جو آج بھی مضطرب و بے چین اور ایک نئی کروٹ کا منتظر ہے۔ ۷ر جون ۱۹۶۷ء تاریخ اسلام کا ایک المناک ترین دن ہے۔ اس روز القدس پر کیا گزری؟ یہ ایک ایسی داستان ہے جس کے سننے کے لئے پتھر کا دل چاہئے۔ یہ کہانی ایسی ہے جسے ہر شخص اشک بار آنکھوں سے سنتا ہے۔ ۷ر جون ۱۹۶۷ء کو اسرائیل نے قدیم بیت المقدس پر قبضہ کرلیا۔ اقوام متحدہ نے ایک قرارداد کے ذریعے یہودیوں پر واضح کیا کہ وہ بیت المقدس کو دارالسلطنت نہیں بنا سکتے لیکن اسرائیل نے اسے بھی نظر انداز کردیا اور بیت المقدس کو اسرائیل کا مستقل دارالسلطنت قرار دے کر وزارت خارجہ کے سوا اکثر دفاتر نے بیت المقدس منتقل کردیئے اور جون ۱۹۵۴ء میں وزارت خارجہ بھی بیت المقدس منتقل ہوگئی۔

پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی لکھتے ہیں کہ عربوں پر جو مظالم کئے گئے وہ کسی طرح بھی ان مظالم سے کم نہ تھے جو نازیوں نے یہودیوں پر کئے تھے۔ ۸ر اپریل ۱۹۴۸ء کے قتل عام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ عرب عورتوں اور لڑکیوں کا برہنہ جلوس نکالا گیا اور یہودی موٹروں پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر جگہ جگہ یہ اعلان کرتے پھرے کہ ہم نے دیر یاسین کی عرب آبادی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہارے ساتھ بھی یہی کچھ ہو تو یہاں سے نکل جاؤ یہودیوں کی اس دہشت گردی کے نتیجہ میں ستر ہزار عرب شہید اور تین لاکھ عرب بے گھر ہوگئے۔ سانحہ فلسطین کی پوری تاریخ اس بات کا اعلان کررہی ہے کہ اس سلسلے میں کسی بڑی طاقت سے نیکی کی توقع رکھنا فضول ہے بلکہ اس کا واحد اور آخری حل یہ ہے کہ۔

**واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔**

اور قرآن مجید پکار پکار کر حکم دے رہا ہے کہ کافروں سے جہاد کرو یہاں تک کہ ان کا فتنہ اور خطرہ ختم ہوجائے اور اللہ کے دین کا نظام قائم ہوجائے (سورۃ انفال رکوع نمبر۵) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل و خوار کردیتا ہے۔ آج کے مسلمانوں کی ذلت و رسوائی جہاد کے چھوڑ دینے کی وجہ سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ فلسطین' کشمیر' بوسنیا' برما جیسے علاقوں میں مسلمانوں کی نسل کشی ہورہی ہے۔ آج کے اس دور میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' طارق بن زیاد' موسیٰ بن نصیر' محمد بن قاسم اور سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے نڈر باہمت' جذبہ جہاد سے معمور مسلمان لیڈر کی ضرورت ہے۔ رب کائنات مسلمانوں کی اس حالت پر رحم فرمائے۔ آج قبلہ اول' زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں سے یہ مطالبہ کررہا ہے کہ کیا تم اب بھی علم جہاد بلند نہیں کرو گے اور قرآن کریم میں یوں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"آخر تم کیوں اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کمزور پاکر دبا لئے گئے ہیں اور فریاد کررہے ہیں کہ خدایا ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی اور مددگار پیدا کردے۔ (القرآن)"

مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہو اور دوسرا مسلمان خاموش رہے یہ ناممکن ہے۔ خواب غفلت سے اٹھئے اور اپنے مظلوم مسلم بھائیوں کی مدد کو پہنچئے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں میں شوق جہاد پیدا فرمائے (آمین ثم آمین)۔

# بزم ختم نبوت

از- محمد عظیم اختر کالج آف کامرس' پٹنہ

# آبِ زم زم کا کیمیائی تجزیہ

## اسلامی نقطہ نظر سے آب زم زم بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے

مشرق و مغرب کے بڑے بڑے ڈاکٹر و طبیب اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ زمزم کا پانی استعمال کرنے سے معدہ' آنتوں' پھیپھڑوں اور دماغ کے تمام اعضاء پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ دمہ' پیچش' ذیابیطس اور دل کی دھڑکن وغیرہ میں بھی اس کا استعمال بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔

زمزم کا چشمہ ایک ایسی پاک اور مقدس سرزمین سے جاری ہوا ہے جس کی تاریخ سے نہ صرف مسلمانان عالم بلکہ دنیا کی دوسری قومیں بھی بخوبی واقف ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ چشمہ زمزم قدرت کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک بہت ہی بڑا درجہ رکھتا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

اسلامی نقطہ نظر سے آب زمزم بہت ہی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک لافانی اور عظیم یادگار ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ تا قیامت ساری دنیا کو مستفیض فرمانے کے لئے زندہ اور جاری رکھنا چاہتا ہے۔ زمزم کو نوش فرماتے ہوئے مسلمانوں کے قلوب یقین و ایمان کے خزانے سے بھر جاتے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان اسے صرف ایک پاک اور متبرک شے سمجھ کر نوش فرماتے ہیں اس کی روحانی خواص سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذریعہ جس زمزم سے ساری دنیا کو روشناس کرایا وہ اپنی مثال آپ ہے اور اس میں بے شمار قیمتی راز پوشیدہ ہیں۔

کیا کبھی آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ زمزم کے استعمال سے نہ صرف روحانی بلکہ ان گنت جسمانی فائدے ہیں۔ یورپ کے بڑے بڑے سائنسدان' مفکر اس کی عظمت و حرمت' اس کی افادیت کو پہلے بھی تسلیم کرتے تھے' آج بھی کرتے ہیں اور ہمیشہ تسلیم کرتے رہیں گے۔ انہی مغربی ممالک کے سائنس دانوں نے زمزم کے بارے میں ایک عرصہ تک اس تحقیق میں سرگرداں رہ کر جو انکشافات کئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ آب زمزم کی کیمیائی تحلیل کرکے سائنس دانوں نے درج ذیل معدنی اجزاء دریافت کئے ہیں۔ آیئے ہم اس کا تفصیلی جائزہ لیں۔

### کیلشیم کاربونیٹ

زمزم میں سب سے بڑا حصہ کیلشیم کاربونیٹ کا ہے جو غذا کو ہضم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ گردے کی پتھری کو توڑتا ہے۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اعضا شکنی کو رفع کرتا ہے۔ محنت کے وقت پیٹ بھر کر زمزم کا پانی پینے سے ساری تھکان دور ہو جاتی ہے۔

### ہائیڈروجن سلفائیڈ

یہ جزو اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتا ہے۔ خوراک کو ہضم کرتا ہے' قوت حافظہ کو تیز کرتا ہے' جلدی امراض کو ختم کر دیتا ہے' ہیضہ کے جراثیم کو فوراً ہلاک کر دیتا ہے۔ سائنس دانوں نے تجزیہ کرکے ثابت کر دیا کہ آب زمزم میں ہیضہ کے جراثیم صرف چند منٹ زندہ رہ کر مر جاتے ہیں۔ اکثر مسلمان ہیضہ کے ایام میں اس کا استعمال عام پانی کے ساتھ کرتے ہیں جو زود اثر ثابت ہوتا ہے۔

### مینگنیشیم سلفیٹ

اس سے خصوصاً پیٹ کی چربی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ اشخاص جو انتہائی موٹا اور فربہ جسم رکھتے ہوں اور جن کو اٹھنا بیٹھنا بھی دوبھر ہو' ان کے لئے بہترین ٹانک کی حیثیت رکھتا ہے۔

### پوٹاشیم نائٹریٹ

پوٹاشیم نائٹریٹ زمزم میں بدرجہ بہتر پایا جاتا ہے۔ دمہ اور سانس پھولنے والے مریض اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ دل کی بے ربط دھڑکنوں کو اعتدال پر لانے میں معاون و مددگار ہے۔ نیز جسمانی تھکان کو دور کرتا ہے۔

### سوڈیم سلفیٹ

اسے کیلوری سالٹ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ شکر یعنی ذیابیطس کی بیماری کے لئے اکسیر ہے نیز جوڑوں کے درد کی شکایت میں بھی مفید ہے۔

### سوڈیم کلورائیڈ

یہ آنتوں کی مختلف بیماریوں کے لئے انتہائی مفید ہے۔

## ایک اہم وضاحت اور معذرت

ہفت روزہ "ختم نبوت" ج ۱۲ شمارہ ۱۰ میں قاضی حفیظ مبارک پوری کا نوشتہ مضمون "باپ بیٹا کا دلچسپ مکالمہ' اللہ میاں کا ٹیلی فون نمبر" شائع ہوا تھا' آج کل یہ اللہ میاں کے ٹیلی فون نمبروں کا سلسلہ کچھ عام سا چل نکلا ہے اور غلطی سے ہم بھی اسی رو میں بہہ نکلے۔ جس شخص کو ٹیلی فون کیا جاتا ہے' وہ موجود نہیں ہوتا' غائب ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے کہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ پھر فرمایا ادعونی استجب لکم یعنی اللہ تعالیٰ کو پکارو تو اللہ تعالیٰ ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب بھی مرحمت فرماتا ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہونے والے مضمون سے یہ تاثر ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ کے لئے صرف نماز اور نوافل وغیرہ ہی رابطہ کا ذریعہ ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ ہماری ہر پکار کو سنتا اور ہماری ہر ہر حرکات و سکنات اس کے سامنے عیاں ہیں' وہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیتا اور ہماری دعاؤں کو قبول بھی فرماتا ہے تو ایسے میں صرف نماز اور نوافل کو ٹیلی فون سے تشبیہ دینا صحیح نہیں ہے۔ اس مسئلہ کی طرف ہمیں ایک دوست نے توجہ دلائی ہے' ہم اس مضمون کی اشاعت پر معذرت خواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس غلطی کو معاف فرمائے۔ آمین۔

(محمد حنیف ندیم)

وزہ ختم کے لئے تجربہ ہوف ہے۔
اس طرح آب زمزم نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے بلکہ ڈاکٹری نقطہ نظر سے بھی ہمارے لئے مفید ہے۔

## اقوال زریں من منبہات ابن حجر عسقلانی

قاری محمد خلیل مری

فرمایا ہے عمرؓ ابن خطاب نے
چار ہیں، چار ہیں دریائیں
ہوئی دریا ہے گناہوں کا
اور نفس دریا ہے شہوتوں کا
موت دریا ہے عمروں کا
اور قبر دریا ہے شرمندگیوں کا

ان مذکورہ الفاظ کو اگر غور و تدبر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس فرمان فاروق اعظمؓ میں کتنی بڑی حقیقت پنہاں ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے غور و فکر کی سخت ضرورت ہے۔ چاہئے کہ کسی کونے میں بیٹھ کر بصورت مراقبہ خوب بنگاہ غور و تدبر دیکھا جائے اور عبرت حاصل کی جائے۔ ●●

## نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

زمیں پہ ذکر رسولؐ فلک وقار چلے
خدا کرے کہ اسی طرح بار بار چلے
سوا مدینے کے اک لمحہ بھی کہیں نہ رہوں
مقدرات پہ جو میرا اختیار چلے
الٰہی میرے چمن زار میں قیامت تک
نسیم شفقت محبوب کردگار چلے
چلی ہے ساتھ اسی سمت موج فتح و ظفر
جدھر جدھر بھی محمدؐ کے جاں نثار چلے
دعا ہے میری زباں دشمنان دیں کے خلاف
ہمیشہ ایسے چلے جیسے ذوالفقار چلے
کمال ساقی کوثر بھی ساتھ تھا ورنہ
ہمارے جام پہ تیشے تو بے شمار چلے
نفس نفس سے خود اپنے جواب ان کا ملا
وفور شوق میں جب ہم انہیں پکار چلے

## نکسیر کا کامیاب نسخہ

از۔ حکیم محمد طارق محمود چغتائی
گولڈ میڈلسٹ احمد پور شرقیہ

سرد یا موسم الوداعی تقریبات میں ہمہ تن مصروف ہے۔ گرمی کی آمد آمد ہے۔ ہر موسم اپنے ساتھ کچھ امراض لاتا ہے اور بعض لوگ تو اس لئے خرم اور شاد ہوتے ہیں کہ نیا موسم نئی بہاریں لائے گا اور نئی باد نسیم اپنی خوشبو سے دل و دماغ کو معطر اور شادمان کرے گی۔ ایسے ہی کچھ لوگ اس موسم سے گھبراتے اور خوفزدہ ہوتے ہیں کیونکہ ان کو کچھ ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو موسم گرما میں مزید شدید ہو جاتے ہیں۔

ان امراض میں ایک مرض نکسیر ہے۔ یعنی ناک سے خون بہنا جو بعض اوقات کسی بھی علاج اور دوا سے رکنے کا نام نہیں لیتا۔ بعض مریض بجلی لگواتے ہیں لیکن بجلی لگنے سے بھی مریض کا خون نہیں رکتا۔ آخر کار مریض تھک ہار کر وقتی علاج کو ترجیح دیتا ہے۔

بعض بچوں کو دیکھا گیا ہے کہ اگر ان کو صرف چھینک آجائے یا سر کوئی وزن رکھ لیں تو فوراً نکسیر شروع ہو جاتی ہے۔ اکثر مریض یہ بھی شکایت کرتے ہیں کہ رات کو سوتے وقت نکسیر شروع ہو جاتی ہے اور بند ہونے کا نام نہیں لیتی' ایسے مریض ضعف دماغ' ضعف بصر اور سر چکرانے کی شکایت کرتے ہیں کیونکہ دماغ کے راستے مسلسل خون نکلنے کی وجہ سے مریض دماغی کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایک مریض صرف نکسیر پھوٹنے کے ڈر سے ٹھنڈے علاقے میں چلا جاتا ہے۔ لیکن جب احقر نے نسخہ استعمال کرایا تو عرصہ دراز ہو گیا ہے' اب تک نکسیر نہیں پھوٹی۔ احقر جو نسخہ اس وقت قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے' یہ دراصل بعض اطباء کرام کے معمولات میں رہا ہے اور ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ اکثر مریض بیرون ممالک کے بڑے بڑے اسپتالوں میں بھی علاج کرا چکے تھے' لیکن جب اس نسخہ کو استعمال کرایا تو حیران کن طریقے سے صحت یاب ہو گئے۔ دہلی کے ایک کامیاب طبیب نے اس نسخہ کا انکشاف کیا اور احقر نے اس نسخہ کے ذریعے لاتعداد مریضوں کو شفا سے ہمکنار ہوتے دیکھا۔ اگر مریض کو نکسیر شروع ہو گئی ہے اور کسی دوا سے نہیں رکتی تو گھبرانے کی بات نہیں۔ لیموں کا پانی ڈراپر میں بھر کر ناک میں ٹپکاتے رہیں' خون آنا بند ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ لیموں کا پانی چھان کر ڈراپر میں بھریں۔

## ضروری اعلان

خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی تقاریر زیر ترتیب ہیں۔ آپ کی مطبوعہ' غیر مطبوعہ یا کیسٹ کسی کے پاس موجود ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ واضح رہے کہ آپ کی کراچی اور جہلم کی کیسٹ موجود ہیں۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی' مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور۔ فون : ۵۸۶۲۳۰۴

اب اس نسخہ کو بیان کرتے ہیں جس سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں اور فائدہ حاصل کرنے کے بعد احقر کو دعاؤں سے یاد کریں۔

ناریل یا کھوپرے (خشک کھوپرہ) کا تین انچ لمبا ٹکڑا رات کو گھڑے میں بھگو رکھیں۔ صبح نہار منہ کھلا دیں۔ اس طرح سات دن تک کھلائیں انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے نکسیر کا خاتمہ ہو جائے گا۔

## بچوں کے لئے ضروری دینی معلومات

از۔ حافظ عتیق احمد

ملنے کا پتہ:۔ شعبہ دعوت و تبلیغ مسجد صدیق اکبرؓ
سوسائٹی اسپتال نزد ریڈیو پاکستان ایم اے جناح روڈ کراچی
صفحات:۔ ۳۲
قیمت:۔ درج نہیں۔

بچپن کا زمانہ کچھ سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر بچپن میں کوئی بات ذہن میں بیٹھ جائے تو وہ بہت کم ذہن سے نکلتی ہے۔ زیر تبصرہ مختصر سا کتابچہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مرتب کیا گیا ہے' جس میں ابتدائی ضروری دینی معلومات یکجا کردی گئی ہیں' اس میں توحید باری تعالیٰ' رسالت" کلمہ طیبہ اور اس کے فوائد' عقائد ضروریہ کے بارے میں خاصا مواد فراہم کردیا ہے۔ اگر دینی مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو یہ کتابچہ جو سوال و جواب کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے' ازبر کرادیا جائے تو بچوں کی تربیت موثر ہو جائے گی۔ کتابچہ ہر لحاظ سے معیاری ہے' مرتب کتابچہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مندرجہ بالا پتہ پر رابطہ قائم کرکے حاصل کریں۔

## بقیہ۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المقدس کو میرے سامنے ظاہر فرمادیا اور جو باتیں اور نشانیاں مشرکین دریافت کرتے میں دیکھ دیکھ کر بتاتا جاتا۔

ان تمام بیانات سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحکم خدا مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمان پر تشریف لے جاکر اسی شب کو واپس آئے۔ جسم سمیت گئے' جسم سمیت آئے۔ روح مع جسم کے بیداری کی حالت میں گئے۔

# باران رحمت کیلئے نماز استسقاء کی ضرورت

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سہام

باران' مینہ' برسات' 'Rain' غیث' برکھا' بادل اور ابر وغیرہ بارش کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ بارش کے بارے میں سائنس دانوں کے دو نظریئے ہیں۔ پرانا نظریہ یہ ہے کہ ہوا کے دباؤ کی بارش برسنے کا سبب بنتی ہے۔ عمل تبخیر سے جو پانی سمندر سے بخارات بن کر اٹھتا ہے وہ بادلوں کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور ان بادلوں کے پہاڑوں سے ٹکرانے سے بارش ہونے لگتی ہے۔ آسٹریلیا کے ماہر طبیعات ڈاکٹر ایڈورڈ جی بون نے برسوں کی جدید تحقیق کے بعد دوسرا نظریہ یہ قائم کیا ہے کہ عمل تبخیر کا نظریہ درست نہیں ہے بلکہ بارش کا محرک خلائی غبار ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کرۂ ارض کے کچھ حصے ایسے ہیں جن میں دوسرے حصوں کی نسبت سال میں بارش زیادہ ہوتی ہے' اس کی وجہ ڈاکٹر بون کی ریسرچ کے مطابق یہ ہے کہ شہابیے ٹوٹنے سے فضا کی بلند تہوں میں خوردبینی غبار پھیل جاتا ہے' جو بارش برسانے کا محرک بنتا ہے۔ ہر ذرہ آبی قطرے کا مرکز بنتا ہے۔ یہ قطرے برودت کے سبب سے مزید نم ادھر ادھر سے کھینچتے ہیں' یوں ان کا حجم بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے وزن کے باعث زمین کی طرف گرنے لگتے ہیں اور بارش ہونے لگتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات اور سرتاج کائنات بنایا ہے اور پوری کائنات کو اس کے لئے مسخر کردیا ہے۔ کائنات کا ہر خزانہ اور دنیا کا ہر سرمایہ انسان ہی کے لئے پیدا فرمایا گیا ہے۔ قرآن کریم سائنس' ٹیکنالوجی اور علوم جدیدہ کو شجر ممنوعہ قرار نہیں دیتا۔ عقل و فہم اور تحقیق کا علم اللہ تبارک و تعالیٰ کا عطیہ ہوتا ہے۔ بارش کے بارے میں سائنس کی تحقیق سے جو نتائج آج اخذ کئے جارہے ہیں ان کے بارے میں ساڑھے چودہ سو برس پہلے قرآن پاک بتا چکا ہے۔ ہم آج اپنے فہم و ادراک کے بل بوتے پر بارش کے محرکات کے بارے میں کچھ بھی کہیں اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت اور شان خلاقیت کا ذکر بار بار کرکے انسانی ذہن کو چونکاتا رہتا ہے۔ سورۂ اعراف آیت ۵۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ۔ "اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری لئے ہوئے بھیجتا ہے۔ پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھالیتی ہیں تو انہیں کسی مردہ زمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں بارش برسا کر (اس مری ہوئی زمین سے) طرح طرح کے پھل نکالتا ہے۔ اس طرح ہم مردوں کو حالت موت سے نکالتے ہیں' شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔"

اللہ تعالیٰ نے نظام کائنات کو ایسے قوانین کا پابند بنا رکھا ہے' جن کی بدولت وہ انسان کے لئے نافع ہو گیا ہے۔ سورۂ ابراہیم کی آیت ۳۲ میں ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ "اللہ وہی تو ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور آسمان سے پانی برسایا اور پھر اس کے ذریعہ سے تمہاری رزق رسانی کے لئے طرح طرح کے پھل پیدا کئے۔"

اسی آیت کریمہ کے آخر میں ہے کہ۔

"اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کرسکتے' حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔"

آگ کا کام جلانا اور پانی کا کام بچانا ہے۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو آگ جلا نہ سکی اور فرعون کو پانی نے غرق کردیا۔ کائنات کے تمام نظام کی طرح بارش برسانے' اس کو رحمت یا زحمت کی صورت میں لانے کا کل اختیار اس خالق و مالک کے پاس ہے' جو اس پورے نظام کا چلانے والا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ۔ "اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے۔ تو بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ قبل اس کے کہ ان کے خوش ہونے سے پہلے ان پر برسے ناامید تھے۔ سو رحمت الٰہی کے آثار دیکھو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کرتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور اگر ہم ان پر اور ہوا چلائیں پھر یہ لوگ کھیتی کو زرد ہوتا دیکھیں تو یہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں۔"

(سورۂ روم آیت ۴۸ تا ۵۱)

انسان دنیا کے باغ و بہار اور رونق تر و تازگی پر خوش ہوتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ یہ سب چیزیں اور ان کے اسباب اللہ تبارک و تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ زمین کی ساری رونقیں اور ہماری خوشحالی کا دارومدار صرف آسمانی بارش پر ہے۔ کچھ عرصہ بارش نہ ہو تو ہر طرف خاک اڑنے لگتی

ہے۔ بیماریاں حملہ آور ہو کر چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں۔ سامان معیشت اور اسباب راحت مفقود ہو جاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ انسان دنیا کی زینت اور تروتازگی پر فریفتہ ہو کر اس ہستی کو بھول جائے جس نے اپنی باران رحمت سے اس کو تروتازہ اور بارونق بنا رکھا ہے۔

بنیادی طور پر پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ آبادی کے اکثریتی حصے کا انحصار زراعت پر ہے۔ زمین زرخیز ہے۔ کل چار کروڑ ایکڑ اراضی زیر کاشت ہے۔ سال میں ربیع اور خریف کی فصلیں حاصل ہوتی ہیں۔ خوردنی اجناس میں گندم' جو' مکی' باجرہ' جوار اور دالیں وغیرہ شامل ہیں۔ کاشتکاری کے لئے زیادہ تر نہروں کا پانی استعمال کیا جاتا ہے جبکہ زیادہ اراضی بارانی ہے' جس کے لئے بارشوں کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں بارش کا سالانہ اوسط تقریباً یہ رہتا ہے۔

سیالکوٹ ۹۵۷ ملی میٹر۔

لاہور ۴۸۰ ملی میٹر۔

ملتان ۱۷۰ ملی میٹر۔

جیکب آباد ۸۸ ملی میٹر۔

کوئٹہ ۲۱۷ ملی میٹر۔

موسم سرما میں عموماً خلیج فارس اور روس گرد باد کی آمد سے بارش ہوتی ہے جو گندم کی فصل کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اللہ کی یاد سے غافل ہو جانے کے باعث اس دفعہ بارشیں نہیں ہوئیں اور زمینیں مردہ پڑی ہوئی ہیں۔ دراصل انسان کو اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی یاد سے غافل ہونے سے انسان آفتوں میں پھنس جاتا ہے۔ فرشتے بھی اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور دل کا چین جاتا رہتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ مال و دولت اور دنیا کی محبت ساری خرابیوں کی جڑ ہے۔ اس لئے ان سے دل نہیں لگانا چاہئے۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ اللہ راضی ہو جائے۔ اللہ کی ناراضگی کا سبب لوگوں کا بگاڑ ہے' جب لوگ فسق و فجور پر اتر آئیں' ظلم و ستم اور شرارتیں کرنے لگیں' تو یہی فتنہ آخر پوری قوم کو لے ڈوبتا ہے۔

جب پانی کی ضرورت ہو اور بارش نہ ہوتی ہو تو اس وقت اللہ سے بارش کے لئے دعا کرنا مسنون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے موقعوں پر آبادی سے باہر کھلے مقام پر دعا فرمایا کرتے تھے۔ خادم حرمین شریفین بھی حرم شریف میں بارش کے لئے دعا کرتے ہیں۔ دعا کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ بلاشبہ یہ امداد الٰہی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ "لوگو اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعا مانگا کرو وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

(پ ۸ رکوع ۱۴)

دعا رحمت کے دروازے پر دستک کی حیثیت رکھتی ہے۔ استسقاء کے لئے دعا کرنا اس طرح مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر معہ اپنے لڑکوں' بوڑھوں اور نوجوانوں کے پیدل چل کر معمولی لباس پہن کر آبادی سے باہر آجائیں۔ خشوع' خضوع اور عاجزی کے ساتھ توبہ استغفار کریں۔ بندوں کے حقوق پورے کریں۔ دو رکعت نماز بغیر اذان اور اقامت کے جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ امام اونچی آواز میں قرات پڑھے۔ عید کی طرح دو خطبے پڑھے۔ اس کے بعد امام قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر اللہ سے بارش کے لئے دعا کرے' سب حاضرین بھی دعا میں شامل ہوں۔ تین دن تک متواتر ایسا کریں۔ تینوں دن روزہ رکھنا اور صدقہ و خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔ بارش کے لئے یوں دعا کریں۔

ا۔ "اے اللہ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور پھیلا دے اپنی رحمت اور زندہ کر دے اپنی مردہ زمین کو۔"

۲۔ "یااللہ! ہمیں اسی بارش سے پانی پلا جو خوب برسنے والی؛ خوشگوار نافع ہو اور ضرر والی نہ ہو۔ جلدی آئے دیر سے نہ آئے۔"

۳۔ "یااللہ! نفع دینے والی بارش عطا فرما۔"

۴۔ "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو بڑا مہربان ہے اور روز جزا کا مالک ہے۔ تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر بارش اتار اور جو بارش تو ہمارے لئے اتارے اس کو ہمارے لئے ایک وقت مقرر تک باعث قوت و طاقت و نفع بنا دے۔"

# مرزا قادیانی کی ایک پیشگوئی

## جو جھوٹی نکلی

از۔ مولانا منظور احمد الحسینی' مبلغ ختم نبوت برطانیہ لندن

پیشگوئی کے مرکزی کردار مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید میاں منظور محمد اور ان کی اہلیہ محمدی بیگم ہیں۔

اس پیشگوئی کے دو حصے ہیں۔

1. محمدی بیگم کے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔
2. پیشگوئی پوری ہونے تک لڑکے کی والدہ زندہ رہے گی۔

### پہلا اعلان

مرزا قادیانی نے ۷ر جون ۱۹۰۶ء کو اعلان کیا:

"بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا' جس کے دو نام ہوں گے۔ ا۔ بشیر الدولہ۔ ۲۔ عالم کباب۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا طبع دوم ص ۶۵ الہام ۷ ر ۱۹۰۶)

### دوسرا اعلان

پھر اسی دن مرزا قادیانی نے دوبارہ اعلان کیا کہ:

"اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں ایک شادی خاں دوسرے کلمۃ اللہ خاں۔۔۔۔۔ اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو۔"

(تذکرہ ص ۶۹ طبع دوم الہام ۱۹۰۶)

### تیسرا اعلان

۱۹ر جون ۱۹۰۶ء کو مرزا قادیانی نے پھر اعلان کیا:

"میاں منظور محمد کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔ا۔ کلمۃ العزیز۔ ۲۔ کلمۃ اللہ خاں۔ ۳۔ ورڈ۔ ۴۔ بشیر الدولہ۔ ۵۔ شادی خاں۔ ۶۔ عالم کباب۔ ۷۔ ناصر الدین۔ ۸۔ فاتح الدین۔ ۹۔ ھذا یوم مبارک۔"

(تذکرہ ص ۷۰ الہام ۱۹۰۷)

ہوا کیا؟ لڑکی پیدا ہوئی!

"منظور محمد کے گھر ۱۷ر جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ (منگل) لڑکی پیدا ہوئی۔"

(تذکرہ ص ۶۵۱ حاشیہ)

مرزا کی پیشگوئی کا پہلا حصہ جھوٹا نکلا۔ لہٰذا نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا جھوٹا ہے۔

### پیشگوئی کا دوسرا حصہ

کیا محمدی بیگم زندہ رہی؟

اپریل ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

"میاں منظور محمد صاحب کی بیوی مرض سل سے بیمار ہے' اس کی نسبت الہام ہوا حم تلک ایات الکتاب المبین (ترجمہ) لفظ حم میں بیمار کا نام بطور انتشار ہے۔"

"بیوی" کے لفظ پر مرتب تذکرہ کے حاشیہ میں نوٹ لکھتے ہیں "ان کا نام محمدی بیگم جو بالآخر ۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئیں۔"

(تذکرہ حاشیہ ص ۷۵۰)

**نتیجہ :** پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔

●●

دوسری اور آخری قسط

از۔ مقبول جہانگیر۔ مرسلہ۔ امجد اقبال ساجد ' جھنگ

# شیخ الحدیث حضرت مولینا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی قدس سرہ

## آپ اتباع سنت ' زہد و قناعت ' تقویٰ و تواضع اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے

دو سال

کے اندر اندر مولانا زکریا کو مقامات حریری ' سبعہ ' معلقہ ' ہدایہ ' اولین ' حماسہ ' بخاری اور پھر مشکوۃ شریف بھی پڑھانے کو دی گئی اور ان کتابوں کے پڑھانے میں ان سے غیر معمولی قابلیت ' قوت مطالعہ اور فنی مناسبت کا اظہار ہوا۔ ظاہری درس و تدریس اور اپنے مرشد مولانا خلیل احمد کے زیر سایہ ابوداؤد کی شرح تیار کرنے کے دوران میں باطنی ترقیات کا سلسلہ بھی جاری رہا اور انہوں نے جس سرعت سے سلوک کے مدارج طے کئے وہ انہی کا حصہ تھا۔ خود مولانا زکریا نے خود کو مٹا کر ہر طرح اپنے آپ کو شیخ سہارنپوری کے سپرد کر دیا تھا۔

۱۳۳۸ھ میں مولانا سہارنپوری نے پھر حج کا عزم کیا اور اس مرتبہ مولانا زکریا بھی اپنے شیخ کے ساتھ حج پر گئے۔ رمضان المبارک میں پوری پوری رات حرم شریف میں عبادت کرتے ہوئے کٹتی تھی۔ شوال میں مولانا زکریا ' مدینہ منورہ حاضر ہوئے وہاں صرف تین دن قیام کا ارادہ تھا۔ مگر بعض اسباب کی بنا پر ایک ماہ کا قیام رہا اور بے شمار انعامات الہیہ سے سرفراز ہو کر ہندوستان واپس آ گئے۔

۱۳۴۴ھ میں مولانا سہارنپوری نے پھر حج کا قصد فرمایا اور مولانا زکریا کو دوسری بار اپنے شیخ و مرشد کی رفاقت میں دوسرا حج نصیب ہوا۔ حج کا یہ سفر استاد و مرشد کی مسلسل و ہمہ رفاقت ' ایک عالی استعداد ' سراپا محبت و اطاعت مسترشد کے لئے ' جس کے سفر کا اصل مقصد ہی شیخ کی خدمت و اعانت و استفادہ تھا ' جیسی روحانی و باطنی ترقیات اور حصول کمالات کا ذریعہ بنا ہو گا اس کا اندازہ کچھ مشکل نہیں۔ مولانا زکریا نے مدینہ طیبہ کے طویل قیام میں بھی اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر رہنے اور "بذل المجہود" کی تالیف میں مدد دینے کے علاوہ کسی مشغلے اور دلچسپی سے سروکار نہ رکھا۔ اس کام کے ساتھ ساتھ انہوں نے امام مالک کی مشہور کتاب موطا کی شرح بھی لکھنی شروع کی۔ جو "اوجز المسالک" کے نام سے بعد میں چھ جلدوں میں مکمل ہوئی۔ یہ کتاب مسجد نبوی میں عین مواجہہ شریف کے قریب لکھی جاتی تھی۔

مولانا سہارنپوری کا ارادہ یہ تھا کہ اب ہندوستان واپس نہ جائیں گے اور مدینہ طیبہ کی خاک ہی کو مرتے دم تک عزیز جان بنائے رکھیں گے۔ خود فرماتے تھے۔

"اب تو میں بقیع میں مدفون ہونے کی نیت سے آیا ہوں۔ مولانا زکریا نے بھی اپنے شیخ کے ساتھ مستقل طور پر مدینے ہی میں رہنے کی اجازت لینا چاہی مگر مولانا سہارنپوری نے منظور نہ فرمایا اور مولانا زکریا کے لئے "شیخ الحدیث" اور "نائب ناظم" کے منصب کی تحریر لکھ کر ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کو بھجوائی۔ مدینے سے رخصت کرنے سے پہلے مولانا سہارنپوری نے چاروں سلسلوں میں بیعت و ارشاد کی عام اجازت بھی عطا فرمائی اور اس کے لئے بڑا اہتمام کیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر مولانا سید احمد صاحب مدنیؒ اور بزرگ مولانا حسین احمد مدنیؒ کو دیا کہ وہ مولانا کے سر پر باندھیں جس وقت وہ عمامہ شیخ الحدیث مولانا زکریا کے سر پر رکھا گیا ان پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ چیخیں نکل گئیں۔ حضرت سہارنپوریؒ بھی آبدیدہ ہو گئے۔ مولانا زکریا نے بعض مجالس میں فرمایا۔

"عمامہ سر پر رکھتے ہی مجھے اپنے اندر کوئی چیز آتی محسوس ہوئی۔ اس سے میں سمجھا انتقال نسبت کی شاید یہ حقیقت ہے۔"

حجاز سے واپسی پر آپ ہمہ تن تدریس و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ ابوداؤد شریف کا درس بھی آپ کے پاس آ گیا۔ تدریسی و تصنیفی مشاغل کے علاوہ مدرسے کے انتظام میں بھی آپ شریک غالب ' ناظم صاحب کے قوت بازو اور دست راست تھے۔ مدرسے میں مشائخ عصر اور اکابر سلسلہ مولانا حسین احمد مدنی ' مولانا عبدالقادر رائے پوری ' مولانا محمد الیاس کاندھلوی ' مولانا عاشق الٰہی میرٹھ جیسے بزرگوں کے علاوہ مولانا فخرالدین پانی پتی اور مولانا اشرف علی تھانوی اور شاہ محمد یاسین شاہ صاحب نگینوی سب کی بکثرت آمد و رفت رہتی اور شیخ الحدیث سب کے معتمد علیہ ' محبوب مشیر اور محرم راز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فطری جامعیت ' اعتدال اور توازن اور بے حد و باہمہ ہونے کی صفت عطا فرمائی اس کی وجہ سے آپ کی ذات اور آپ کا مستقر سب کا مرکز اور سب کے لئے نقطہ جامعہ تھا۔ کلیات سے لے کر جزئیات تک آپ اکثر مشیر و دخیل رہتے۔

اس کے ساتھ ساتھ مہمانوں کے ہجوم جو اس مقبولیت کا قدرتی نتیجہ تھے اور واردین اور صادرین کی کثرت سے دسترخوان کی وسعت میں اضافہ ہوتا گیا اور اس نے شیخ الحدیث کی مشغولیت میں اس قدر شدت پیدا کر دی جو بہت سے اکابر کے لئے بھی موجب حیرت بن گئی۔ ادھر اللہ کا ان کے ساتھ یہ خاص معاملہ رہا کہ جو شیخ و مربی دنیا سے گیا وہ اپنے متعلقین کو خود شیخ کے سپرد کر گیا یا کسی اشارہ غیبی کی بنا پر لوگ خود شیخ الحدیث کی طرف رجوع کرنے لگے۔ مولانا الیاس صاحب کا معاملہ تو گھر ہی کا تھا لیکن ان سے پہلے مولانا عاشق الٰہی میرٹھی ' ان کے بعد مولانا مدنیؒ پھر مولانا عبدالقادر رائے پوری اور سب سے آخر میں مولانا محمد یوسف صاحب کی وفات کے بعد ان سب حضرات کے اکثر اہل ارادت اور اہل تعلق نے شیخ الحدیث ہی کو اپنا روحانی سرپرست مشیر و رہنما ' اپنے مشائخ کا جانشین اور وارث و امین سمجھا۔ پھر خصوصیت سے مولانا محمد یوسف کی رحلت کے بعد تبلیغی حلقے کا آپ ہی مرجع اور مرکز بن گئے جس نے اب عالمگیر شکل اختیار کر لی ہے اور ہندوستان سے تجاوز ہو کر ایک طرف مراکش اور دوسری طرف انڈونیشیا اور پھر یورپ و امریکہ تک پھیل گیا ہے۔ اس سلسلے میں رکھنے ' اسے زمانے کے خطرات اور اس دور کے فتنوں سے بچانے ' اس کے مسلک و اصول کی حفاظت ' اس کے

سرگرم کارکنوں کی دینی نگرانی اور روحانی تربیت و تکمیل کی ساری ذمے داری کا بوجھ آپ ہی کے کاندھوں پر پڑ گیا تھا۔

تیسرا حج شیخ الحدیث نے ۱۳۸۳ھ میں کیا۔ اس سفر حج میں مولانا محمد یوسف بھی آپ کے ساتھ رہے۔ واپسی میں پاکستان بھی کچھ عرصہ قیام رہا اور یہاں کے مجبور و محروم عقیدت مندوں نے جو سالہا سال سے زیارت کو ترس رہے تھے' یہ موقع خداداد و نعمت تصور کیا اور شیخ کے سفر حج کی برکت سے ان دور افتادہ خدام و محبین کی قسمت بھی جاگ اٹھی۔ انہوں نے پروانوں کی طرح ہجوم کیا۔ چوتھا حج مولانا محمد یوسف کی وفات کے بعد ۱۳۸۶ھ میں ہوا۔ مکہ معظمہ میں قیام حسب سابق مدرسہ صولتیہ میں رہا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی زندگی اپنے علمی انہماک' خدمت خلق' یکسوئی اور شدید مصروفیت کے اعتبار سے اس بیسویں صدی میں ان علمائے سلف کی یادگار تھی جن کا ایک ایک لمحہ عبادت و خدمت اور علم کی نشرو اشاعت کے لئے وقف تھا اور جن کے کارنامے دیکھ کر ان کے اوقات کی برکت' ان کی جفاکش' بلند ہمتی اور ان کی جامعیت کے سامنے آدمی حیرت کی تصویر بن کر رہ جاتا ہے۔ ان کی شب و روز کی مصروفیت ایسی تھی جن سے ایک عامی بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ اللہ والوں کی مصروفیات کیا ہوتی ہیں اور کیا ہونی چاہئیں۔

جب تک صحت نے ساتھ دیا بلکہ بعض اوقات ضعف اور نقاہت کے عالم میں بھی بخاری شریف کا درس شیخ الحدیث ہی نے دیا۔ اس درس کی کیفیت بھی دیدنی تھی نہ کہ شنیدنی۔ حدیث کے احترام' سنت سے کیفیت اور ذات نبوی سے عشق کی کیفیت کا اثر تمام حاضرین پر پڑتا ہے اور بعض مرتبہ تو پوری مجلس پر ایک بجلی سی کوند جاتی ہے۔ خصوصاً ختم کتاب اور دعا کے موقع پر تو یہ پیمانہ ہزار وسعت اور عالی ظرفی کے باوجود چھلک پڑتا۔ اسی طرح وفات نبوی کی احادیث پر دامن ضبط ہاتھ سے چھوٹ جاتا' آنکھیں بے اختیار اشکبار اور آواز گلوگیر ہو جاتی۔

شیخ الحدیث اپنی زندگی کے آخری برسوں میں مستقل طور پر سرزمین حجاز کو ہجرت فرما گئے تھے جہاں بالآخر دلی آرزو بر آئی اور وہ مدینہ منورہ کی متبرک و مقدس زمین ہی میں آسودہ ہوئے۔ مبارک ہیں وہ شب و روز جو ایک دھن' ایک نصب العین اور ایک اعلیٰ مقصد کے حصول کی خاطر گزر جائیں۔ شیخ الحدیث کچھ کم سو کے پیٹے میں تھے لیکن ہوش و حواس لمحہ آخر تک برقرار رہے۔ ان کی سب سے نمایاں صفت اور اقران و معاصرین میں ان کا امتیاز' وہ عالی جوہر' بلند و استعداد اور ہمت تھی جو اللہ نے انہیں عطا فرمائی تھی۔ ان کی اس طرح کے استعداد کی شہادت بڑے بڑے اہل نظر نے دی اور بلاشبہ اس صفت کے بغیر یہ ترقیات اور کمالات ممکن نہیں۔ علم و تصنیف کا میدان ہو یا عبادت و قرب الٰہی کا' خدمت و مہمانداری کا ہو یا زہد و توکل کا ہر جگہ شیخ کی بلندی کے جوہر عیاں ہیں۔ دنیاوی مال و دولت کو انہوں نے کبھی توجہ کے قابل اور لائق التفات نہ جانا بیش قرار تنخواہیں اور زریں مواقع انہوں نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیئے۔ مہمانوں کی کثرت مصارف کی زیادتی' ہجوم افکار و ترددات لی روز افزوں ترقی' پے درپے جانکاہ حادثات اور جان سے عزیزوں اور بزرگوں کی وفات کے داغ اور صدمے ہیں جن کا برداشت کرتے جانا اور ان سب کے باوجود زندگی کے معمولات میں فرق نہ آنے دینا۔ غیر معمولی استعداد اور ہمت خداداد کے بغیر ممکن نہیں۔ انہوں نے اپنے لباس' اسباب خانہ داری اور اپنے ذاتی معاملات میں قناعت' زہد و توکل' بے اعتنائی اور وارستہ مزاجی سے تمام زندگی کام لیا۔ مروجہ سیاسیات میں کبھی وقت ضائع نہ کیا۔ کانگریس اور مسلم لیگ کے شدید اختلافات' تھانہ بھون اور دیوبند کے بعد کے دور میں بھی شیخ الحدیث دونوں جگہ محترم و محبوب رہے اور ان کی ذات تمام تنازعات اور کشاکشوں سے الگ تھلگ رہی اس کا نتیجہ تھا کہ مختلف مذاق کے لوگ اور مختلف مشائخ سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی علمی و عملی مشکلات اور الجھنوں کے موقع پر شیخ الحدیث کی طرف رجوع کرتے' جن سے انہیں اطمینان حق اور فیصلہ کن جواب ملتا۔

سرزمین مقدس اور دیار حبیبؐ سے ان کی روح اور قلب کو جو تعلق تھا اسے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ اسی محبت و اخلاص نے شیخ کے درس' ان کی تصنیفات اور ان کے بیعت و ارادت کے تعلق میں وہ تاثیر اور کیفیت پیدا کر دی تھی جو اہل عشق کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضرت شیخ نے ایک رویائے صالحہ میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ مبارک سنے۔ مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ یہ وقت ضائع نہ کرتے۔ حضرت شیخ عاشقانہ انداز میں تواضع' عاجزی اور تذلل کے ساتھ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی جانب بیٹھتے تھے اور سرور پیغمبران' آپ کو اپنے قرب خاص اور دیگر مقامات عالیہ سے مشفقانہ طور پر نوازتے اور سرفراز فرماتے۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے۔ جب میں ہندوستان میں تھا اور بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل نہ ہوئی تھی' البتہ اشتیاق ازحد تھا۔ اس زمانے میں خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی۔ دیکھا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہیں۔ انہوں نے آپ سے شکایت کی کہ زکریا کو آپ کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق بہت ہو رہا ہے۔ لیکن میرا یوں جی چاہتا ہے کہ کچھ اور کام اس سے لیا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں اسے یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے' مگر میرا بھی جی یونہی چاہتا ہے کہ اس سے کچھ اور کام لے لیا جائے۔ اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں۔ ساری عمر یونہی بے کار ضائع کی۔ اب کیا کام کروں گا؟ اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق میں کیا کروں؟ میرا منہ حاضری کا ہے ہی نہیں۔ مگر چند دنوں کے بعد چچا جان کا واقعہ یاد آیا کہ جب چچا جان حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مدینہ منورہ آئے تو ان کا ارادہ یہیں رہ جانے کو ہوا۔ روضہ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ہندوستان واپس جاؤ تم سے کام لینا ہے۔ چچا جان نے فرمایا۔ میں بہت دن تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا' تقریر مجھے نہیں آتی' میں ضعیف کیا کام کروں گا؟ کچھ عرصے بعد حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب نے جب چچا جان کو پریشان دیکھا تو فرمایا۔ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ تم سے کام لیا جائے گا کام لینے والا خود کام لے لے گا۔ اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا۔ ہندوستان واپس آکر تبلیغی کام شروع کیا اور ماشاء اللہ خوب چلا۔ میں نے بھی سوچا کہ حضورؐ نے یوں نہیں فرمایا کہ تو کام کر' بلکہ یہ فرمایا کہ تجھ سے کام لیا جائے گا۔

حضرت شیخ الحدیث کو اللہ تعالیٰ نے جن خصائص و

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ــــ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

امتیازات سے نوازا۔ ان میں ایک اہم نعمت آپ کی تصانیف عالیہ اور تالیف بارکہ ہیں جن کی تعداد سو کے قریب ہے۔ یہ کتابیں دو مختلف قسم اور طرز کی ہیں۔ اول خالص علمی و تحقیقی۔ دوم خالص دعوتی و اصلاحی۔ اکثر عربی زبان میں ہیں اور ان سے راسخین فی العلم فیض اٹھا سکتے ہیں۔ ان کتابوں کے مباحث بڑے عالمانہ اور محققانہ ہیں۔ ان میں اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ پندرہ جلدیں۔ لامع الدراری شرح بخاری شریف دس جلدیں۔ کوکب الدری شرح ترمذی شریف چار جلدیں۔ بذل المجہود شرح ابو داؤد بیس جلدیں اور تراجم بخاری جیسی کتب۔ نصف صدی سے زائد ملت کے اشتغال حدیث میں یہ بیش خدمت شروعات حدیث وجود میں آئیں۔ کوئی نہیں بتا سکتا کہ ان کے لکھنے اور مرتب کرنے میں کیسی کیسی قربانیاں حضرت شیخ الحدیث کو دینی پڑیں۔ کیسے کیسے اونچے عہدے اور بیش قیمت تنخواہوں کے وعدے ان کتابوں کی خاطر ٹھکرائے گئے اور کس قدر لذات دنیا' جوانی کی امنگوں اور خواہشوں کو پامال کر کے حدیث شریف کے ان جواہر پاروں کو اہل علم تک پہنچایا گیا۔ یہ امر کس قدر حیرت کا باعث ہے کہ شیخ الحدیث کے دونوں طرز تصنیف حد درجہ موثر اور کامیاب ثابت ہوئے۔ پہلے طرز کی مثالیں اوپر درج کی گئیں' دوسرے طرز کا نمونہ حکایات صحابہؓ اور فضائل کی مقبول عام کتابیں ہیں۔ فضائل نماز' فضائل رمضان' فضائل ذکر' فضائل قرآن' فضائل حج' فضائل صدقات' فضائل تبلیغ اور فضائل درود وغیرہ وغیرہ۔ ان دونوں طرزوں کی جامع شمائل ترمذی کا ترجمہ و شرح خصائل نبویؐ ہے۔

حضرات اہل علم کے بعد دوسرا طبقہ دیندار اور دین پسند عوام کا ہے۔ ان کے لئے شیخ الحدیث کی بہت سی تصانیف عام فہم اردو زبان میں ہیں۔ تبلیغی نصاب ان سب میں ممتاز اور عالمگیر ہے' جو نو کتابوں پر مشتمل ہے۔ ان میں قرآن و حدیث دین کا شوق پیدا کرنے والے مضامین اور واقعات ہیں۔ اس نصاب کی اشاعت لاکھوں سے متجاوز ہے۔ ملکی اور غیر ملکی سب زبانوں میں اس کے ترجمے ہو گئے ہیں۔ ا، ر، ن، م کی تصانیف کا سلسلہ شیخ کے انتہائی معذوری اور ضعیفی کے دور میں بھی جاری رہا۔ کتابوں کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں علمی و اصلاحی خطوط کا سلسلہ بھی ہے۔ جن سے لاکھوں لوگ بقدر ضرورت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ تمام علمی و عملی کمالات ظاہر و باہر ہیں۔ اسی طرح بے مثال ریاضت' اتباع سنت' زہد و قناعت' تقویٰ و تواضع' ایثار و قربانی' سخاوت و تحمل اور متضاد کمالات کا جمع وغیرہ۔ واقعات حضرت شیخ الحدیث کی سوانح میں بے شمار ہیں بلکہ یہ کہنا قطعی مبالغے سے پاک ہو گا کہ خود حضرت کی زندگی ایک کرامت تھی اور یہ واقعہ ہے کہ ان سب کمالات کا حقیقی اعتبار تعلق باللہ اور قبولیت عنداللہ ہے اور یہی چیز ولایت کہلاتی ہے۔

# اسلام اور قادیانیت

## علامہ اقبالؒ نے سچ ہی تو کہا ہے کہ قادیانی بیک وقت اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں

از۔ محمد اصغر قادری
طالب علم شعبہ شماریات گورنمنٹ کالج لاہور

حمد بے حد و ثنائے بے حد اس قادر ذوالجلال کے لئے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے کائنات عالم کو پیدا کیا اور اپنی حکمت یکتائی سے انسان ضعیف البیان کو زیور علم و عقل سے آراستہ کر کے قوت تمیز عطا فرمائی اور اسے اشرف المخلوقات بنایا اور درود و سلام لاتعداد اس کامل اور مکمل انسان پر کہ جن کی ذات والاصفات کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر اور ان کے اخلاق کریمانہ کی تعریف "اے محمدؐ تو بڑے بزرگ خلق والا ہے۔" کے جامع الفاظ میں بیان فرما کر ان کے اتباع اور اسوۂ حسنہ کو موجب فلاح و نجات قرار دیا اور ان کے وسیلے سے اسلام کی نعمت دنیا کو بخشی اور "آج ہم نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔" کے ذریعے اس دین کے کامل اور مکمل ہونے کی تصدیق فرمائی۔ قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ سلسلہ نبوت و رسالت آپؐ کی ذات مبارکہ پر نہ صرف ختم ہو چکا ہے بلکہ اپنی انتہائی شان کو پہنچ گیا ہے۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"میری اور انبیائے گزشتہ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے ایک عمدہ اور خوبصورت گھر بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔ پس لوگ اس گھر کے گرد پھرنے لگے اور تعجب کرنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ فرمایا کہ میں وہ اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

(بخاری شریف جلد ۲ ص ۴۷۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بنی اسرائیل کی راہنمائی انبیاء کرتے تھے' جب ایک نبی وصال کر جاتا تو دوسرا اس کا جانشین ہوتا' خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں' خلفاء ہوں گے۔"

(بخاری کتاب الانبیاء جلد ۲ ص ۲۵۷)

حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ ہی نبی۔"

(ترمذی جلد ۲ ص ۵۳)

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے کہ۔

"اے علی کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم مجھ سے ایسے ہو' جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔"

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مجھے دوسرے انبیاء پر چھ باتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

۱۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔

۲۔ دشمنوں کے دلوں پر میرا خوف طاری کیا گیا۔

۳۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں۔

۴۔ زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی۔

۵۔ مجھے تمام کائنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۶۔ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۰۹)

ارشاد فرمایا نبی پاکؐ نے کہ۔

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔"

(ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں اور میں وہ "ماحی" ہوں جس کے ذریعے کفر مٹایا جائے گا اور میں وہ "حاشر" ہوں جس کے پیچھے لوگ اکٹھے ہوں گے اور میں وہ "عاقب"

ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۶۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"قیامت قائم نہ ہوگی' جب تک تیس کذاب نہ نکل لیں جو سب یہی کہیں گے کہ ہم نبی ہیں' حالانکہ میں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

قرآن مجید کی سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۰ میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ خاتم استعمال ہوا ہے۔ آئمہ تفاسیر علامہ ابن جریر طبری' علامہ ابن حزم اندلسی محی السنہ بغوی' علامہ زمخشری' امام فخرالدین رازی' علامہ شہرستانی' علامہ بیضاوی' علامہ حافظ الدین نسفی' علامہ علاؤالدین بغدادی' علامہ ابن کثیر' امام جلال الدین سیوطی' علامہ شیخ اسماعیل حقی' علامہ سید محمود آلوسی' ملا علی قاری' امام اعظم ابوحنیفہ' قاضی عیاض اور دیگر اکابرین کے نزدیک خاتم کے معنی آخری نبی اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا ہی ہیں۔

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مصداق بہت سے کذاب مدعی پیدا ہوئے۔ جن میں سے کوئی مدعی مہدویت کا تھا اور کوئی مدعی نبوت و رسالت کا اور کوئی مدعی مسیحیت کا۔ ایسے جھوٹے دعوے کرنے والوں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے' جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جہنم رسید ہوا۔ اس کی تعلیم و عملی حالت کا نمونہ ذیل میں درج کیا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۲ء میں مجددیت کا' ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں اپنی دجالی بیعت کا' ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ عیسیٰؑ پر جزوی فضیلت جتلائی۔ کچھ عرصہ بعد ہر لحاظ سے ان سے افضل بن گیا۔ اس سے آگے بڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ناقص الفہم اور خاطی قرار دیا (معاذ اللہ) اب کیا تھا خدا بننا باقی رہ گیا تھا' سو پہلے ابن اللہ بنا اور خدا کی اولاد ہونے کا دعوے دار بنا' بعد ازاں اللہ کی بیوی بن کر ایسے فنافی اللہ ہوا کہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اس پر صبر نہ آیا تو اپنے ایک آئندہ پیدا ہونے والے بیٹے کی مثال اللہ تعالیٰ سے دے دی۔

اتنے مختلف اقسام کے دعوے کسی گزشتہ کذاب مدعی نے نہیں کئے تھے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جملہ کذابوں کا عطر مجموعہ (سردار) یا گزشتہ تمام مدعیان کا گرو گھنٹال تھا۔

ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت سے وابستہ افراد کی چند تحریریں زیر قلم لائی جاتی ہیں' تاکہ عوام الناس مرزائیت کی حقیقت سے روشناس ہوسکیں۔

"خدا کہتا ہے کہ اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ [illegible]"

(حقیقۃ الوحی ص ۷۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"میں نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"جو حدیث ہمارے الہام کے خلاف ہو ہم اسے ردی میں پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص ۳۱ جلد ۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں۔"

(ازالہ اوہام ص ۷۰۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱)

"جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰؐ میں تفریق کرتا ہے' اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ مترجم ص ۲۵۹)

"(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میں نماز پڑھوں گا' اور روزہ رکھوں گا' جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔"

(البشریٰ ج ۲ ص ۷۹ طبع قدیم)

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے' اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح ص ۶۵)

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام ص ۳۴)

"اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا "اے میرے بیٹے سن۔"

(البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

"معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے تو وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے' جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۲۲)

"اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا۔ "اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔"

(اربعین ج ۳ ص ۳۴)

"میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) کے متعلق ہی ہے۔"

(انوار خلافت مصنف مرزا محمود احمد ص ۸)

"حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق واضح احادیث صحیح بخاری' ابوداؤد' مسند احمد اور ابن ماجہ جیسی احادیث کی معتبر کتب میں سند سے ملتی ہیں۔"

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۸۴ء تک خود اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا ہے اور آپ دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اسی لئے مرزا اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ چہارم طبع ۱۸۸۴ء کے ص ۳۶۱ پر درج کرتا ہے۔

"حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۴۹۹۔۴۹۸ میں واضح اقرار کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

لیکن آج مرزائی اس حقیقت کا کھلے بندوں انکار کرتے ہیں جو قرآن و سنت سے براہ راست متصادم ہے اسی لئے مرزائیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج اور بدترین کافر قرار دیا گیا ہے۔

مرزا اپنی تصنیف کشتی نوح کے ص ۱۵ پر لکھتا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر کے پہلو میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں۔"

مرزا کے جھوٹے اور لعین ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسے مدینہ کی ہوا بھی میسر نہ آسکی۔

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۸۸ء سے لے کر ۱۹۰۷ء تک محترمہ محمدی بیگم کے ساتھ آسمان پر اپنے نکاح کا اظہار اپنی جھوٹی وحی کے ذریعے کرتا رہا۔ جس کا ذکر اس نے اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ پر کیا ہے۔ لیکن عملی زندگی میں مرزا ملعون محترمہ محمدی بیگم کے سائے کو بھی ترستا ہوا واصل جہنم ہوگیا۔

"ہم کہتے ہیں قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے' اس لئے ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروزی طور پر (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۷۳ از مرزا بشیر احمد)

"پس جبکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا وجود خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے۔ یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی اور مغایرت نہیں رکھتے' بلکہ ایک ہی شان' ایک ہی مرتبہ' ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں' یعنی لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہیں۔"

(قادیانی مذہب ص ۲۷۵)

"ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا صاحب) کو قبول نہ کیا' مبارک ہے وہ جس نے مجھ کو پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں' بدقسمت ہے جو مجھ کو چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۵۶)

"پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ معاملہ دین کا ہے۔ اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کرسکے۔"

(انوار خلافت ص ۹۰ از مرزا محمود احمد قادیانی)

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو' اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس (مرزا قادیانی) کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔" (نعوذ باللہ من ذلک)

(ملفوظات احمدیہ جلد دوم ص ۱۴۲ طبع ربوہ)

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص ۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"خدا کہتا ہے کہ ہم تجھ کو ۸۰ سال کی عمر دیں گے یا اس کے قریب۔"

(ازالہ اوہام طبع ثانی ص ۳۱۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور آج بھی یہ حقیقت مرزائیت کے لئے زہر قاتل بنی ہوئی ہے۔

"تم نے اس حسین رضی اللہ عنہ سے نجات چاہی جو نومیدی سے مرگیا۔ میرا مقام یہ ہے کہ خدا عرش پر میری حمد کرتا ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۶۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"خدا کی طرف سے ایک قرار شدہ عہد تھا کہ میں محمد کو دنیا میں دوبارہ بھیجوں گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۴)

"اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا۔ کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام کے تمام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدمؑ ہوں' میں شیثؑ ہوں' میں نوحؑ ہوں' میں ابراہیمؑ ہوں' میں یعقوبؑ ہوں' میں یوسفؑ ہوں' میں موسیٰؑ ہوں' میں عیسیٰؑ ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰؑ ہوں' میں عیسیٰؑ ہوں' میں داؤدؑ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔"

(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۲ مطبوعہ ربوہ ۱۹۵۰ء)

اس سے مرزا کے ہندوانہ عقائد کی تصدیق ہوتی ہے' کیونکہ ظلی اور بروزی کے الفاظ ہندوؤں کے حلول یا تناسخ کے تصور سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں۔

"ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے مگر زناکار کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی' وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

گویا مرزا پر ایمان نہ لانے والے سب کنجریوں کی اولاد ہیں؟ مرزا کا بڑا بیٹا فضل احمد اس پر ایمان نہیں لایا تھا۔ مرزائی! سوچ کر بتائیں کہ فضل احمد کون تھا؟ اس کی ماں کیسی تھی اور جس "حضرت" کے گھر میں ایسی "پاکیزہ عورت" تھی وہ حضرت کیا ہوئے؟ ماشاء اللہ کیسا پاکیزہ خاندان ہے۔

غلام احمد قادیانی کی کتب حقیقۃ الوحی' نسیم دعوت اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتب ذکر حبیب' اس کے معالج ڈاکٹر محمد اسماعیل اور حکیم محمد حسین قریشی کے نام اس کے خطوط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا بیماریوں کا عالمی چیمپئن ہونے کا اعزاز بھی رکھتا تھا اور دنیا کا شاید ہی کوئی مرض ہو جو اس کو لاحق نہ ہو۔ اگر مرزا اس دور میں ہوتا تو عجائب گھر والے اس پر ٹکٹ لگاتے اور بے شمار لوگ اس پر تحقیق کرکے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرتے۔

## حاصل کلام

میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں مرزائیت کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی تاکہ عام سادہ لوح مسلمان بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوسکیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اللہ کی توحید' آقائے دوجہاںؐ کی رسالت' اہل بیت رضی اللہ عنہم اطہار کی عظمت اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے صریحاً انکار کرنے والے دشمنان دین ہیں اور ان کے مرتد اور واجب القتل ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں ہے۔ میری تمام مسلمانوں سے برادرانہ اپیل ہے کہ مرزائیوں سے سماجی بائیکاٹ کرکے آقائے دوجہاںؐ سے والہانہ محبت کا اظہار کریں۔ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ۔

"قادیانی بیک وقت اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔"

آخر میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

---

"تم اپنی آوازیں پیغمبری آواز سے مت بلند کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال نہ برباد ہوجائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔" (پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

---

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپیٹ • مون لائٹ • بلال کارپیٹ •
لیونائیٹڈ کارپیٹ • ڈیکوراکارپیٹ • اولمپیا کارپیٹ

مساجد کیلئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیو چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 - 6647685

## اخبارِ ختمِ نبوت

## حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کا دورہ ساہیوال' اوکاڑہ اور چیچہ وطنی

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ ۱۲ دسمبر کو ساہیوال' اوکاڑہ اور چیچہ وطنی کے دورہ پر تشریف لائے۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب اوکاڑہ ساہیوال سے ہوتے ہوئے ۱۴ دسمبر کو جمعیت علماء اسلام ضلع ساہیوال کے نائب صدر حافظ عبدالرشید چیمہ کی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ چیچہ وطنی میں حضرت نے اپنے ۲ دن کے قیام کے دوران علاقہ بھر سے اپنے مریدین اور ختم نبوت کے کارکنوں سے ملاقات کی اور مقامی صحافی حبیب اللہ چیمہ نے حضرت کی پریس کانفرنس کا انعقاد کیا جو کہ تمام قومی اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کی۔ پریس کانفرنس کا متن درج ذیل ہے۔

"قادیانی ملک و قوم کے بدترین دشمن ہیں اور وہ ہروقت مسلمانوں اور پاکستان کے ٹکڑے کرنے کے درپے ہیں جو کہ مرزا قادیانی نے آقاؤں کی خواہش ہے اور وہ کبھی بھی پاکستان کو خوشحال نہیں دیکھنا چاہتے اور ان کی خواہش پر حکومت حیلے بہانوں سے آٹھویں ترمیم کی آڑ میں اسلامی دفعات ختم کر کے مسلمانوں کی دینی غیرت کو للکار رہی ہے اور اگر ایسا ہوا تو مسلمان کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی صدر مولانا خواجہ خان محمد نے یہاں حافظ عبدالرشید چیمہ کی رہائش گاہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے ساتھ ساتھ اپوزیشن بھی قادیانیوں کی حمایت میں پیش پیش ہے جو کہ اجمل خٹک جیسے لادین سیاست دانوں سے قادیانیوں کی حمایت میں بیانات دلوا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظام کا نعرہ لگانے والے نواز شریف نے اپنے دور اقتدار میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کا فیصلہ واپس لے کر اور سینیٹ میں اپنا ہی منظور کروایا ہوا شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش نہ کر کے اپنا باطن ظاہر کر دیا تھا کہ وہ کتنے اسلام پسند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم میں اسلامی دفعات کو چھیڑا گیا تو موجودہ حکمرانوں کا حال ۵۳ء کے مسلم لیگی حکمرانوں سے مختلف نہیں ہوگا۔"

۱۶ دسمبر کو حضرت خواجہ خان محمد صاحب ملتان تشریف لے گئے' جہاں سے براستہ کراچی ڈھاکہ (بنگلہ دیش) تشریف لے گئے۔ حضرت کے ساتھ صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب' صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب اور جناب عزیز احمد طور صاحب آف لاہور بھی تھے۔

●●

## پسرور شوگر ملز میں مولانا عبداللطیف ایثار کا خطبہ جمعۃ المبارک میں خطاب

مولانا عبداللطیف ایثار جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سیالکوٹ و ضلع نارووال کے مبلغ ہیں' گزشتہ جمعہ شوگر ملز پسرور میں پڑھایا۔ انہوں نے دوران خطاب کہا کہ قادیانی مذہب کی حقیقت کسی مذہب پر مبنی نہیں' یہ مذہب انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے' جس کے تنے اب خشک ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ امت مسلمہ اس فتنے کو ختم کر کے دم لے گی۔ مولانا ایثار نے اپنے خطاب میں کہا کہ ضلع نارووال اور ضلع سیالکوٹ میں مرزائی کھلے عام تبلیغ کرتے ہیں جو کہ تعزیرات پاکستان کے خلاف ہے۔ اس بارے میں حکومت ان کے خلاف کوئی نوٹس نہیں لیتی۔ مولانا نے کہا کہ اس بارے میں لیے والی پرائمری اسکول ٹیچر مظفر حسین نامی قادیانی ہے جس نے حال ہی میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے' جس کا ثبوت یہ ہے کہ شخص تمیز ولد لیاقت علی سکنہ لیے والی کو مذکورہ ٹیچر نے تبلیغ کی اور مرزائی بنایا۔ یہ اللہ کی کرم نوازی ہے کہ علماء کی کوشش سے شخص کا ایمان بچ گیا اور وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا۔ اس ٹیچر کے خلاف تھانہ پھلورا کے ایس ایچ او کو درخواست دی۔ ایس ایچ او نے کہا کہ تعزیرات پاکستان ۲۹۸ب۔۲۹۸ سی نہیں ہے۔ ٹال مٹول سے کام لیا۔ ایس ایچ او پر دباؤ ڈالا گیا تو اس نے بڑی مشکل سے رپورٹ درج کی۔ تاحال ایس ایچ او پھلورا نے کارروائی نہیں کی۔ اگر ایس ایچ او نے مذکورہ ٹیچر کو گرفتار نہ کیا تو حالات خراب ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔ مولانا نے مظفر حسین قادیانی ٹیچر کو فی الفور برطرف کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ سے اپیل کی ہے کہ ۲۹۸۔سی کے تحت مظفر حسین قادیانی کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے اور اسے قانون کے تحت سزا دی جائے۔

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے چچا کے انتقال پر تعزیتی پیغام و دعائے مغفرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فاروق آباد کے عہدیداران و اراکین' سرپرست حکیم شیخ جاوید اقبال' امیر حاجی محمد حسین جنجوعہ' مولوی محمد اسلم جنرل سیکریٹری' ناظم اعلیٰ قاری محمد ارشد سیکریٹری حاجی محمد اسلم' ناظم نشر و اشاعت شیخ محمد نسیم اختر ملک اور اکرم خوانچی و دیگر اراکین نے مشترکہ بیان میں مولانا کے مرحوم چچا کی وفات پر قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

## روڑس ضلع سیالکوٹ میں عالمی مجلس کے مبلغ مولانا عبداللطیف ایثار کا خطاب

مولانا ایثار جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سیالکوٹ و ضلع نارووال کے مبلغ ہیں۔ گزشتہ جمعہ روڑس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ضلع سیالکوٹ ضلع نارووال میں اپنی سرگرمیاں تیز کئے ہوئے ہیں۔ عموماً مرزائی سوال کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہوتے تو پھر حضرت عیسیٰ تشریف نہ لاتے۔ حالانکہ یہ سوال لغو ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم آئیں گے اور میری شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے۔ اس کے علاوہ قادیانی آج کھلے میدان میں نہیں آتے بلکہ کسی اور کو میدان میں لا کر پشت پناہی کرتے ہیں۔ اگر قادیانی عیسائیوں کے ساتھ اتحاد کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی زبان درازی کریں گے یا عیسیٰ ابن مریم کے خلاف بکواس کریں گے تو ہر مسلمان تمام انبیاءؑ کی عزت کا محافظ بن کر فتنہ مرزائیت کے آگے سیسہ پلائی ہوئی

## مبلغین عالمی مجلس کا دورہ ضلع سیالکوٹ

سیالکوٹ ضلع اور ضلع نارووال میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرارتوں کے سدباب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مولانا عبداللطیف ایثار کو مستقل ضلع سیالکوٹ اور ضلع نارووال کا مبلغ مقرر کیا اور مولانا کی معاونت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کو ہر ماہ دس دن کے لئے ضلع سیالکوٹ اور نارووال کے لئے حکم فرمایا ہے' جس پر مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا ایثار نے مل کر ضلع سیالکوٹ کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا' جن میں کلاس والہ لپ والی جونڈہ سیالکوٹ ڈسکہ روڑس شوگر مل پسرور نیز مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا ایثار نے علاقہ کے مختلف علمائے کرام سے ملاقات کی اور فی الحال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد ریلوے اسٹیشن پسرور مقرر کیا۔ جن علمائے کرام سے ملاقات کی ان میں مولانا رشید احمد پسروری' مولانا انذر قاسمی' مولانا فیروز ڈسکہ' مولانا صالح عثمانی' مولانا محمد شفیق ربانی' مولانا بشیر احمد قاسمی' مولانا عزیز الرحمن قاسمی شامل ہیں۔

دیوار بن کر دشمن رسول کا خاتمہ کریں گے۔ مولانا ایثار نے کہا کہ ہر دور میں مسلمانوں نے اسلام کی عزت کی پاسبانی کا فریضہ ادا کیا ہے اور آئندہ بھی کریں گے۔

## لپ والی تحصیل پسرور میں جلسہ فتح

لپ والی تحصیل پسرور میں شمس تبریز کے مسلمان ہونے پر پوری بستی میں خوشی منائی گئی' جس کے اظہار کے لئے بستی کے لوگوں نے جلسہ فتح کا اعلان کیا' جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' مولانا عبداللطیف ایثار اور سپاہ صحابہؓ پسرور کے صدر مولانا شفیق ربانی کو دعوت دی گئی۔ جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔ مولانا عبداللطیف ایثار اور مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے بیان میں کہا کہ لپ والی کے مسلمان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ تمہارا گاؤں اس فتنہ سے پاک ہو گیا۔ مولانا محمد علی صدیقی نے حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس قادیانی استاد کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور ایسے تمام اساتذہ کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ ●●

## لپ والی تحصیل پسرور میں ایک قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

گزشتہ دنوں مولانا عبداللطیف ایثار اور راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کے دورہ پسرور پر لپ والی تحصیل پسرور کے ایک قادیانی نوجوان نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق ایک ماہ قبل لپ والی تحصیل پسرور میں ایک قادیانی ٹیچر نے ایک نوجوان شمس تبریز ولد لیاقت علی کو قادیانی بنا لیا تھا۔ وہاں کے دو آدمی عباس علی اور محمد کوثر نے مولانا رشید احمد پسروری کو اطلاع دی' جس پر مولانا نے فرمایا کہ اس نوجوان کو لے آئیں۔ جس پر اس کو لایا گیا اور مولانا رشید احمد پسروری اور مولانا محمد علی صدیقی' مولانا عبداللطیف ایثار سے قادیانیت کی حقیقت معلوم ہونے کے بعد نوجوان لڑکے نے مولانا رشید احمد پسروری کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا' جس پر پورے علاقہ میں خصوصاً گاؤں لپ والی میں خوشی منائی گئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی جماعت نے بروقت دفتر بنا کر ایک نوجوان کا ایمان بچا لیا۔ ●●

## امن کا پیامبر اسلام کا داعی بن گیا

وہ دنیا میں امن و سلامتی کا پیغام عام کرنے کی غرض سے نکلا تھا اور اسلام کا داعی بن کر لوٹا۔ کیونسٹ رومانیہ کا عیسائی نوجوان "محمد لیکا" جو اسٹیون کے نام سے معروف تھا' اپنے رواں دواں مزاج کے ساتھ ہمیشہ ایسے کام سرانجام دیا کرتا تھا جو دیگر افراد کے لئے معمہ کا درجہ رکھتے تھے۔ اپنی اسی طبعی افتاد سے مغلوب ہو کر اس نے ایک دن یہ فیصلہ کیا کہ ساری دنیا جنگ اور غارت گری کی دوزخ میں جل رہی ہے' کیوں نہ میں کل دنیا کو امن و سلامتی' دوستی اور محبت کا پیغام دوں۔ اس میں اس نے اپنی بیوی کو بھی رفیق سفر بنا لیا۔ ان دونوں نے اس مقصد کے لئے ساری دنیا میں پیدل سفر کرنے کو ترجیح دی تاکہ ان کی دعوت میں مزید تاثیر پیدا ہو۔ سفر کے دوران نوجوان کو ترکی اور اردن میں بھی قیام کا موقعہ ملا۔ اردن میں ایک ڈاکٹر نے اس کا جسمانی علاج تجویز کرتے ہوئے روحانی علاج بھی بتا دیا۔ اس نے قرآن کی کچھ آیات ترجمہ کے ساتھ اس کو پڑھ کر سنائیں۔ اردن سے ہوتے ہوئے یہ نوجوان مصر پہنچ گیا جہاں اس کے کانوں میں اذان کی آواز رس گھولنے لگی۔ بالآخر فطرت سلیمہ نے جوش مارا اور اس نوجوان نے اپنی اہلیہ سمیت شیخ الازہر کے روبرو اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا اور الحمدللہ آج وہ غیر مسلموں میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ بڑے موثر انداز میں ادا کر رہا ہے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے یادگار ترین لمحات کا ذکر کرتے ہوئے محمد لیکا نے بتایا کہ کعبۃ اللہ کا اولین دیدار میری اسلامی زندگی کا یادگار ترین لمحہ تھا۔ اس وقت بے تحاشا رب ذوالجلال کے حضور آنسوؤں سے لبریز شکر کے جذبے سے معمور میری نگاہیں اور پیشانی جھک گئی اور کافی دیر تک میں روتا رہا۔ ●●

# زبان پر اللہ کی توحید کا اقرار مگر زندگیاں شرک سے لتھڑی ہوئیں

## توحید فی العبادت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کہہ دیں وہ اللہ یکتا ہے' وہ بے نیاز ہے' نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔"

(سورہ اخلاص)

اس عقیدے کو تسلیم کرنے کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ پہلے تمام معبودان باطل کی نفی کی جائے اور پھر ایک اللہ کا اقرار کیا جائے۔ اس اللہ کا اقرار جو بے شمار صفات کا حامل ہے' جو سب اس کی ذات میں پنہاں ہیں۔ ازل سے موجود ہیں اور ابد تک موجود رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کوئی صفت ایسی نہیں ملے گی' جس میں کوئی کمزوری یا کوتاہی پائی جائے۔ اس کی صفات کا اظہار اس کائنات میں گاہے گاہے ہوتا رہتا ہے' لیکن تین صفات کا ظہور اکثر ہوتا ہے۔

○ خالق ○ رزاق ○ قادر

اگرچہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اپنے اندر خاص وصف لئے ہوئے ہیں' جو سب کے سب بہترین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کو اسمائے حسنیٰ کہا جاتا ہے' تاہم بعض صفات کے ظہور سے مختلف مذاہب نے ٹھوکر کھائی اور ہر صفت

**تحریر۔ محمد ضیاء الحق شیخ' بی۔ اے**

کے لئے الگ الگ الٰہ کا تعین کر دیا' مگر توحید کے ضمن میں تین شعبے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

○ توحید فی العبادت۔

○ توحید فی الصفات۔

○ توحید فی الذات۔

توحید فی العبادت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے' عبادت کے لئے تمام حرکات و سکنات اسی کے حضور بجالائی جائیں اور اس کے سوا کسی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا جائے۔ توحید فی الصفات کا مفہوم یہ ہے کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں' وہ اسی کی ذات کے لئے مخصوص سمجھی جائیں نیز ان صفات کو ذاتی اور ابدی سمجھا جائے اور اس قسم کی صفات کسی اور میں تسلیم نہ کی جائیں' بندوں کی صفات اللہ تعالیٰ کی صفات تصور نہ کی جائیں' کیونکہ بندوں کی صفات کامل اور دائمی نہیں ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ہیں۔ توحید فی الذات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک اور یکتا سمجھا جائے' کسی کو اس کے برابر یا برتر نہ سمجھا جائے' اس امر پر یقین کامل ہو کہ کوئی اس کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کے ماں باپ' سب اس کے محتاج ہیں' وہ کسی کا محتاج نہیں ہے'

سب کو اس نے پیدا کیا ہے اور وہ خود ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

وہ یکتا ہے' اسی ایک اور یکتا کے تصور کو توحید کہا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کے وجود کی گواہی درج ذیل عوامل دیتے ہیں۔

○ اس خالق کائنات کے سامنے دل جھکتے اور انسان اپنی عجز و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

○ اسی سے ڈرتے اور اسی سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں اور مشکل اوقات میں اسی سے فریاد کرتے ہیں۔

○ مصائب و آلام اور مشکلات کے وقت میں اسی کے دروازے پر دستک دیتے ہیں اور اسی کی محبت میں مسرت و سکون ملتا ہے۔

○ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے اسی سے دعا کرتے ہیں اور اسی کے ذکر سے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں۔

ان تمام صفات کی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' یہی وجہ ہے کہ تمام کلاموں میں اعلیٰ اور سچا کلام لا الٰہ الا اللہ ہے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والے اللہ کے مطیع و فرمانبردار بندے ہیں جبکہ اس سے منکر اور سرکشی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اس کے غضب و قہر کا شکار ہیں۔ اگر انسان نے خود کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا تو اس کے تمام مسائل از خود حل ہو جائیں گے' جبکہ منکر توحید کے علم و عمل میں فساد عظیم پیدا ہو جائے گا۔

"اللہ وہ ہے جس کو سارے قلوب چاہتے ہیں' اسی سے محبت کرتے ہیں' اسی کی بڑائی اور تعظیم کرتے ہیں' اسی کے سامنے جھکتے اور خشوع و خضوع کرتے ہیں اور اسی سے امید رکھتے اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا ذکر فرمایا' وہاں کلمہ توحید کی بھی وضاحت فرمائی۔

غور تو کیجئے آج درس توحید کہاں گیا۔ ہماری عبادات میں غیر اللہ کا ذکر کیوں آنے لگا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہمارا شرک مشرکین عرب سے بڑھ گیا ہو؟ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا درس بھلا دیا گیا' اور مسلمان لہو و لعب کو چھوڑنے پر تیار نہیں۔ یہ نشانیاں تو زوال کی ہیں' کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمان شرک و بدعت کا شکار ہوئے' تو کبھی عذاب الٰہی کا شکار ہوئے اور کبھی اپنے ہی ہم جنسوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوئے۔

درحقیقت صفات الٰہی کا تقاضا ہے کہ ہر وقت اللہ کی محبت کو مقدم رکھا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں' ان کے دلوں میں تو سب سے زیادہ اللہ ہی کی محبت ہوتی ہے۔"

(البقرہ:۱۶۵)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر نعمت سے نوازا ہے' اس لئے وہی شکر گزاری کا مستحق ہے۔ ارشاد ہوا۔

"اور اللہ ہی کے شکر گزار رہو۔"

(البقرہ:۱۷۲)

یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شے بھی عبادت کے لائق نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ۔"

(العنکبوت)

اصل زندگی تو یہ ہے کہ ہر شعبہ میں اللہ سے مدد مانگی جائے۔

"ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔"

(الفاتحہ)

دست دعا ہمیشہ صرف اللہ تعالیٰ کے آگے اٹھانا چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"تم مجھ سے دعا کرو' میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔"

(الاعراف:۳۰)

حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات میں جس قدر تصرف ہو تا ہے' وہ ایک اللہ یکتا کی طرف سے ہوتا ہے۔ بتایا گیا۔

"یہ اس اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط (انتظام) بنایا ہے۔"

(النمل:۸۸)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام مذہب توحید ہے اور دیگر تمام مذاہب میں بت پرستی یا شرک کو کسی نہ کسی درجے میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ مگر اسلام کی تعلیمات اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی یکتائی میں نہایت واضح ہیں۔ اسلام نے عقیدۂ توحید پر انتہائی زور دیا ہے اور شرک کی ہر مقام پر نہ صرف نفی کی گئی ہے' بلکہ ایسے واضح اور روشن دلائل دیئے ہیں کہ شرک اور بت پرستی کرنے والوں کو دل ہی دل میں ندامت اٹھانا پڑتی ہے اور وہ اپنے شرک میں توحید کی جھلک دکھانے کے لئے حیلے بہانے تراشنے لگتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں' پھر جب وہ انہیں خشکی پر لے آتا ہے تو یکایک شرک کرنے لگتے ہیں۔"

(العنکبوت:۶۵)

## حضورؐ کی گستاخی کفر ہے

"اور جو لوگ رسول اللہؐ کو ایذائیں پہنچاتے ہیں ان لوگوں کے لئے دردناک سزا ہوگی۔"

(پارہ ۱۰، رکوع ۱۳)

"بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے۔ اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(پارہ ۲۲، رکوع ۴)

"اور جو شخص رسولؐ کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے ہو لیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔"

(پارہ ۵، رکوع ۱۴)

"اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ (اس کو) سخت سزا دیتے ہیں سو یہ سزا چکھو اور جان رکھو کہ کافروں کے لئے جہنم کا عذاب مقرر ہی ہے۔"

(پارہ ۹، رکوع ۱۶)

"جو لوگ اللہ اور رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہ (دنیا میں بھی) ایسے ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے اور ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کئے ہیں اور کافروں کو ذلت کا عذاب ہوگا جس روز ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کرے گا پھر ان سب کا کیا ہوا ان کو بتلا دے گا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے وہ محفوظ کر رکھا ہے اور یہ لوگ اس کو بھول گئے اور اللہ ہر چیز پر مطلع ہے۔"

(پارہ ۲۸، رکوع ۲)

"یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی ہے اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دینے والا ہے۔"

(پارہ ۲۸، رکوع ۴)

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۴۵۰۸۰

# نزلے کے ازالے کے لیے جوشینا

کھانسی اور نزلے کی ابتدا عموماً زکام سے ہوتی ہے۔ گلے میں خراش محسوس ہو یا چھینکیں آنا شروع ہوں تو فوری جوشینا لیجیے۔ یہ ان تکلیف دہ امراض کے علاج اور ان سے محفوظ رہنے کا مفید ذریعہ ہے۔

جوشینا — نزلہ، زکام اور کھانسی کے علاج کے لیے طبِ مشرق میں صدیوں سے استعمال ہونے والے مجرّب اور مؤثر جوشاندے کا خلاصہ ہے۔

ایک پیکٹ "جوشینا" ایک کپ گرم پانی میں حل کیجیے، فوری استعمال کے لیے ایک شفابخش خوراک تیار ہے۔

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ

آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

نزلہ و زکام جوشینا سے آرام

ہمدرد

Adarts-JOS-1/93

## ملتان میں

# پندرہ روزہ سالانہ رد قادیانیت کورس

۱۶؍شعبان تا ۳۰؍شعبان ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۹؍جنوری تا ۱۲؍فروری ۱۹۹۴ء

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت کورس پندرہ روزہ حسب سابق بڑے اہتمام سے منعقد ہو رہا ہے۔
- فارغ التحصیل علماء کرام' دینی مدارس کے طلباء' اسکولز و کالجز کے طلباء کے لئے نادر موقع۔
- کورس پڑھانے کے لئے ملک عزیز کے نامور علماء' مناظرین اسلام' اسکالرز حضرات کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔
- کورس کے شرکاء کو رہائش' خوراک' مجلس کی کتب کاسیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا (البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں)
- قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں اور بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں روکنے کے لئے اس کورس میں شرکت ضروری ہے۔
- سادہ کاغذ پر اپنے دستخطوں سے آج ہی داخلہ کے لئے درخواست بھجوائیں۔

شائع کردہ :- شعبہ نشر و اشاعت

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔

فون : ۴۰۹۷۸

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

# شمع ختم نبوت کے پروانوں اور اہل خیر حضرات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے احباب نے اس لئے قائم کی تھی کہ ملک کی موجودہ سیاست سے الگ تھلگ رہ کر عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی (جس سے انگریز حکومت نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دعوائے نبوت کرایا تھا) کے پیروکاروں کا ہر محاذ اور ہر میدان میں مقابلہ کیا جائے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس کے مختلف شعبے ہیں۔

[1] شعبہ تصنیف و تالیف: یہ شعبہ رد قادیانیت پر مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع اور فراہم کرتا ہے۔

[2] شعبہ تبلیغ: اس شعبہ کے تحت تربیت یافتہ مبلغین کی جماعت اندرون و بیرون ملک پر زور دلائل کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب کرتی ہے۔

[3] شعبہ تدریس: اس شعبہ کے تحت ایک سو سے زائد دینی مدارس ہیں جن میں مقامی و بیرونی طلباء علوم دینیہ اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

عالمی مجلس نے روس سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستوں میں قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے۔ قرآن مجید کی طباعت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اس کے علاوہ دینی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عالمی مجلس کے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں دفاتر موجود ہیں جہاں ہمہ وقتی مبلغ اور کارکن فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو تشنہ تکمیل ہیں۔ ہم شمع ختم نبوت کے تمام پروانوں اور اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے اس مقدس مشن میں عالمی مجلس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی زکوٰۃ، خیرات، صدقات، عطیات و فطرانے سے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

| | | |
|---|---|---|
| (شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ) | (محقق العصر حضرت مولانا) | (حضرت مولانا) |
| خان محمد مدظلہ | محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ | عزیز الرحمن جالندھری |
| خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ | نائب امیر مرکزیہ | مرکزی ناظم اعلیٰ |
| عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت | عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت | عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت |

تمام رقوم مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شائع کردہ: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون: ۴۰۹۷۸